UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188835
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—901—26-3-70—5,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No. U. 1186

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

سری

ایکناتھ

UNIVERSITY
LIBRARY
HYDERABAD-7

شیخ چاند ایم ' اے - ایل ایل ' بی

سنہ ۱۹۳۴ع

ملک عنبر

OSMANIA UNIVERSITY
LIBRARY
HYDERABAD-7

دکن کے بہادر سپہ سالار، نامور مدبر اور یگانۂ روزگار سورما ملک عنبر کی سوانح عمری کے متعلق چند رائیں —

" اس کتاب سے دکن کی تاریخ میں ایک اور اضافہ ہوا ہے " (مولوی عبدالحق صاحب) -

" ملک عنبر کے حالات لکھنے میں بڑی محنت کی ہے اور ایسا مفید مسالہ جمع کیا ہے کہ بالغ نظر بھی ان کی سعی کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے ...... شیخ چاند صاحب کا تاریخ دوست اصحاب پر بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ملک عنبر کے حالات کو بڑی تلاش سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے " (مولوی غلام یزدانی)

" اس کتاب کو دکن کے ہر گھر اور مدرسے میں جگہ ملنی چاہیئے " (مولوی سجاد مرزا صاحب) سوا دو سو صفحے، قیمت ڈیڑھ روپیہ - انجمن ترقی اردو اورنگ آباد سے مل سکتی ہے-

فہرست

	صفحہ
تمہید	۱
بھانو داس	۳
ایکناتھ	۱۰
پیدائش اور بچپن (۱۰) دولت آباد کا قیام (۱۲) مسلمان بزرگ سے ملاقات (۱۴) بھکتی کی تعلیم کا آغاز (۱۶) مقدس زیارتین (۱۹) پٹن کو واپسی (۲۲) ایک جشن (۲۳) شادی (۲۴) ایک مقدس دن (۲۶) تنتی' پالکی' کالا (۲۸) اصلاحی و تبلیغی کام (۲۹) مرہٹی کی حمایت (۳۰) بنارسی سادھو کی خفگی (۳۲) تبلیغی دورے (۳۵) انسان دوستی (۳۷) چند اہم واقعات و لطایف (۴۲)	
خانگی زندگی	۴۹
حل سادھی	۵۴
خرق عادات	۵۹
ربانی جلوے (۶۱) برکھت (۶۸) امراض کا علاج (۷۰) جانوروں پر قدرت (۷۳) متفرق کرامات (۷۷)	
شاعری -	۸۰
تصانیف (۸۳) چتو شلوکی بھاگوت (۸۴) ابھنگ (۸۷) ھستا ملک (۹۰) سوکا شٹک (۹۳) سواتم سکھ (۹۴) انند لہری (۹۶) انو بھوانند (۹۶) رکمنی سویموا (۹۷) ایکناتھی بھاگوت (۹۷) بھاورت راماین (۱۰۱) تصحیح دنانیشوری (۱۰۳)	
تعلیمات	۱۰۵
بھکتی (۱۰۵) گرو (۱۱۱) من (۱۱۱) ترک دینا (۱۱۲) ازدواجی زندگی (۱۱۳) تناسخ (۱۱۴) ذات پات (۱۱۵) بت پرستی کی مذمت (۱۱۷) اخلاقیات (۱۱۷)	
تعلیمات پر تبصرہ	۱۱۸
ایکناتھ کی اہمیت	۱۲۱
فرہنگ	۱۲۷

تمہید

دکن کی قدیم تاریخ میں پٹن کو خاص اہمیت حاصل ہے - یہ شہر اورنگ آباد کی جنوب میں پندرہ کوس کے فاصلے پر واقع ہے اور اس وقت قلمروے آصفیہ کے ضلع اورنگ آباد میں تعلقہ کا مستقر ہے - ہندوؤں کی قدیم مذہبی اور روایاتی کتابوں میں اس کا ذکر ہے - یونانیوں کی تصانیف میں بھی اس کے حوالے ملتے ہیں - ہم نے اس قدیم شہر کے متعلق تاریخی حالات جمع کئے ہیں - اسی سلسلہ میں وہاں کے ایک مشہور سادھو مصلح اور مرہٹی کے جلیل القدر شاعر ایکناتھ کے حالات بھی قلم بند ہوے ہیں - سات سال کی بات ہے کہ ایکناتھ کی اولاد سے ایک صاحب ذوق مذہبی عالم بھانوداس با جاگیر دار نے ہم سے اس حصہ کو الگ طبع کرکے شایع کرنے کی خواہش کی - انہی کی فرمائش سے یہ اوراق مرتب ہوے تھے - کچھہ دنوں یونہی پڑے رہے - اس اثنا میں موصوف ترک دنیا کرکے بارہ سال کے لیے کہیں چلے گئے - بعض احباب نے جن کو اس کا علم تھا موصوف کی آمد کے انتظار کو بے سود سمجھا

اور مجھے اس کے شایع کرنے کی ترغیب دی - ان کی فرمایش سے یہ چند اوراق جن میں ایکناتھ کی حیات، شاعری اور دوسرے کارنامے اور سوانح ہیں، پیش کئے جاتے ہیں —

ایکناتھ کی مرہٹی میں گیارہ بارہ سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں امریکی اور انگریز علما نے اس کی سوانح عمریاں زبان انگریزی میں شایع کی ہیں - اس کی بعض کتابوں کے ترجمے بھی انگریزی میں شایع ہوے ہیں - ناظرین یہ سن کر ضرور تعجب کریں گے کہ امریکہ کی ایک فلم کمپنی مہاراشٹر کے اس سادھو کو سینما کے پردہ پر کھینچ لائی، چنانچہ بمبئی، پونہ، احمدنگر وغیرہ میں اس کے مسلسل کئی مظاہرے ہوے - ہمیں امید ہے کہ ابنائے ملک اپنا بیش قیمت وقت اس بے ریا سادھو مصلح اعظم اور جلیل القدر شاعر کی چھوٹی سی سوانح عمری کو ایک سرسری نظر دیکھنے میں صرف کریں گے —

ایکناتھ کے ذکر کا آغاز ہم اس کے پردادا بھانوداس سے کریں گے —

بھانوداس

بھانوداس نے پٹن کے ایک شریف خاندان دیشستھ برھمن کے گھر غالباً سنہ ۱۳۷۰ ش مطابق سنہ ۱۴۴۸ ع میں جنم لیا، بچپن ھی سے اس کا رجحان مذھب کی طرف تھا - رفتہ رفتہ دنیا سے غافل ھوتا گیا - عین جوانی میں دنیا سے ایسا کنارہ کش ھوگیا کہ اپنے گھر بار کی بھی فکر نہ رھی اس لیے اس کے گھر پر افلاس چھا گیا اور اس کے متعلقین نان شبینہ کو محتاج ھو گئے - اس کے خسر کو فکر دامنگیر ھوئی وہ سخت اندیشہ مند تھا، اس نے اس کے کنبہ کو فقر و فاقہ سے بچانے کی ایک سبیل نکالی، اس کو زبردستی کپڑوں کے چند تھان دلوادئے تا کہ وہ اس تجارت سے اپنی اور اپنے کنبہ والوں کی گزر کا سامان کرسکے کپڑوں کی تجارت تو اس نے اختیار کی لیکن عام تاجروں کے اصول پر چلنا گوارا نہیں کیا، کپڑوں کی فروخت میں وہ همیشہ سچ کہتا رھا - اس کے ھم پیشہ لوگ اس پر ھنستے تھے اور کہتے تھے "یہ بیوپار ھے اس میں جھوٹ کے بغیر چارہ نہیں" لیکن اس نے روپے پیسے کی لالچ میں کبھی اپنی زبان کو کذب

سے آلودہ نہیں کیا ، تجارت میں دیانت داری اور راستبازی کے سبب اس کی کافی شہرت ہو گئی - وہ اپنے ہم عصر تاجروں میں سب سے زیادہ کامیاب شمار ہونے لگا - مگر چونکہ دنیاوی امور سے رغبت نہیں تھی۔ اس لیے تجارت کو چھوڑچھاڑ کے مذہبی زندگی بسرکرنے لگا —

مذہب کے سلسلہ میں وہ " بھگونت پنتھہ ' کا پیرو تھا - یہ ایک مذہبی مسلک ہے جس کے پیروؤں کا عقیدہ ہے کہ وتھل سری کرشن جس کی مورت پنڈھر پور میں ہے درحقیقت خدا ہے - پٹن میں اس مسلک کا صرف یہی ایک پیرو تھا - مذہب کا چونکہ وہ بچپن ہی سے دلدادہ تھا اور مذہبی معاملات میں خاص انہماک اور شیفتگی رکھتا تھا اس لیے رفتہ رفتہ اس نے ایک ہادی و رہبر کی حیثیت پیدا کرلی اور ایک خاص شہرت حاصل کرلی —

اس کا سب سے زیادہ درخشان مذہبی کارنامہ وتھل کی مورت کو ویجانگر (اناگندی) سے لانا ہے - اس کی شہرت و عظمت کا انحصار اسی کارنامہ پر ہے - " کرشنا رائے (سنہ ۱۴۳۰ ش تا سنہ ۱۴۵۲ ش) ویجانگر کے راجاؤں

میں سب سے زیادہ بہادر شجاع، عالم اور مذہب پرست گزرا ہے، اس کا ایک مرتبہ پنڈھرپور میں گزر ہوا اس کو وٹھل کی مورت جو نوگراں مایہ جواہر کے ہار سے مزین تھی، بہت پسند آئی اور عقیدتمندوں کے بھجن سن کر اس کے دل پر خاص اثر ہوا۔ اس نے کہا "وٹھل کی اس مورت کو میں اناگندی لے جانا چاہتا ہوں" عقیدتمندوں کا انبوہ مانع آیا، راجہ نے زبردستی کا اظہار کیا، اور مورت کو بڑے اہتمام اور عزت و تعظیم کے ساتھہ اناگندی لے گیا۔ سنہ ۱۴۳۶ ش میں جب پنڈھرپور کی جاترا کا موقع آیا۔ تو جاترائیوں نے مورت کو نہ پایا ایک عجیب اضطراب پھیل گیا، جاترائی اڑ گئے کہ مندر میں جب تک وٹھل کی مورت کا سکون بخش نظارہ نہ کریں گے اور درشن سے محروم رہیں گے اس وقت تک یہاں سے نہیں ٹلیں گے اور اگر اس راہ میں جان کا بھی خطرہ ہے تو باز نہیں آئیں گے ——

یہ جاترائی مہاراشٹر کے کونہ کونہ سے جاترا کی غرض سے آئے تھے یہ سب سمجھہ رہے تھے کہ مہاراشٹر کی

بد قسمتی ھے جو وتھل پردیس میں چلا گیا - بھانوداس
بھی جاترائیوں میں شریک تھا مہاراشتر کے سمام نمایندوں
سے وہ مخاطب ہوا " میں وتھل کی مورت کو اناگندی
سے لاتا ھوں تم اطمینان رکھو اور اس وقت تک کرتن
گاتے رھو " - یہ کہہ کر بھانوداس نے ویجانگر کا راستہ لیا
تنگبھدرا پر ' جس کے کنارے ویجانگر آباد ھے ایا
اس میں اشنان کیا اور آدھی رات کو شاھی محل میں
جہاں مورت پہرہ داروں کی حفاظت میں تھی گھس
گیا - پہرہ دار غفلت کی نیند سو رھے تھے عقیدتمندوں
کا بیان ھے کہ بھانوداس جس وقت داخل ھونا چاھتا
تھا تو قفل خود بخود کھل گئے - غرض یہ اندر داخل
ہوا اور نوبیش بہا جواھر کا وہ ھار جو مورت کی
زینت تھی اپنے گلے میں ڈال لیا اور وھاں سے نکل
گیا - صبح ھوتے ھوتے شہر ویجانگر میں ایک غل چل
پڑ گئی اور گلی گلی میں شاھی کارندے پھرنے لگے -
بھانوداس تنگبھدرا میں اشنان کر رھا تھا پکڑا گیا -
رائے کو علم ھوا ' اس نے بہت ھی قہر و غضب کا اظہار

کیا اور سولی کا حکم دیا - بھانوداس پر سولی کے حکم کا کوئی اثر نہ ہوا اور عین سولی کے نیچے اپنی یہ نظم اطمینان قلب سے پڑھی —

(۱) ' آسمانوں کے تصادم سے گڑگڑاہٹ پیدا ہو ' تمام کائنات
آپس میں ٹکرا کے پاش پاش ہوجائے اور آگ تینوں
دنیاؤں کو جلا کر بھسم کردے اس وقت اے وٹھل
میں تیری ہی خدمت کروں گا —

(۲) سات سمندر ایک ہو جائیں ' اور عناصر خمسہ
کی تحلیل ہوجائے اس وقت بھی اے وٹھوبا تو
مجھہ سے دور نہیں رہ سکتا —

(۳) مجھہ پر مصائب و مظالم کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو
بھی میں تیرے نام کا ورد ختم نہ کروں گا - جس
طرح ایک جانثار اور وفا دار بیوی اپنے شوہر
کی سیوا کرتی ھے اسی طرح میں بھی تیرا
خدمت گذار ہوں —

بھانوداس کہتا اے وٹھوبا ' میری سن ''۔

یہ ابھنگ پڑھتے ھی بھانوداس کا سینہ وفا شعاری اور

جانثاری کے اعلیٰ جذبات سے لبریز ہوگیا راے کے کارندوں پر بھی ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی - عقیدت کیش سوانح نگار کا بیان ہے کہ وہ سولی جس کے نیچے بھانوداس موت کا منتظر تھا ایک سرسبز اور سایہ دار درخت بن گیا یہ ماجرا دیکھتے ہی شاہی کارندے ٹھٹکے اور اس کو دار پر کھینچنے کی بجاے دربار میں لے گئے - راے نے تمام کیفیت دوچھی' بھانوداس پر فانی جاہ و تجمل اور مٹنے والی عظمت و حشمت کا کچھہ اثر نہ ہوا اس نے نہایت بیباکی سے راے کے دربار میں ایسی بتہ کی باتیں کہیں جو راے کے دل میں جاگزیں ہوگئیں وہ اپنی زیادتی پر نادم ہوا اور وتھل کی مورت کو پنڈھر پور لے جانے کی اجازت دیدی - بھانوداس ویجانگر سے بامراد نکل کر پنڈھر پور پہنچا - وہاں جاترائیوں نے جب بھانوداس کو فتح مند واپس آتے دیکھا اور وتھل کی مورت کی آمد کا مردہ سنا تو سب مہنت رشی' سادھو سمیت خوشی میں اچھلنے اور کودنے لگے اور ہر طرف سے "بھانوداس کی جے" کی صدائیں آنے لگیں -

بھانوداس کا یہ مہاراشٹر پر احسان عظیم سمجھا جاتا ہے اور اسی لئے اس کو " بھگتوں کا سر تاج " کہا جاتا ہے، دیوتاؤں کے ساتھ اس کا نام جپا جاتا ہے —

بھانوداس نہ صرف مہاراشٹر کا زبردست محسن اور بڑا سادھو سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کی شہرت مرہٹی کا بلند پایہ شاعر ہونے کی حیثیت سے بھی کافی ہے - اس کے ابھنگ زبان زد خاص و عام ہیں - لوگ ان کو پڑھتے ہیں، ان پر سر دھنتے ہیں اور ان کو ثواب کا ذریعہ اور نجات کا وسیلہ سمجھتے ہیں —

مہاراشٹر کے باشندوں کے دلوں میں اس کی عظمت کا اندازہ ہر سال پٹن کی جاترا کے موقع (مارچ) پر ہو سکتا ہے جب کم و بیش ایک لاکھ نفوس دن رات " بھانوداس ایکناتھ، بھانوداس ایکناتھ" کی صدائیں بلند کرتے ہیں۔

بھانوداس کے ایک لڑکا تھا چکرا پانی نام۔ بھانوداس کی زندگی ہی میں چکراپانی کے ایک لڑکا ہوتا ہے جس کا نام اس نے سوریا نراین رکھا —

———

ایکناتهه

سوریا نراین کی شادی رکهمنی نام ایک عفیفه اور
باکباز خاتون سے هوئی ' اس کے بطن سے سنه ۱۴۵۰ شکے
مطابق سنه ۱۵۲۸ ع میں خاص پٹن کے شہر میں ایکناتهه
پیدا هوا وہ ابهی بچه هی تها که والدین کا سایه سر سے
اُتهه گیا - اس طرح وہ کئی اور مشاهیر عالم کی طرح
دنیا میں یتیم و یسیر رہ گیا - خوش قسمتی سے اس کا
دادا زندہ تها ' دادی بهی بقید حیات تهی ' ان دونوں
نے ایکناتهه کو اپنے جوانمرگ عزیز بیٹے کی نشانی سمجهه
کر بڑی محبت و شفقت سے پالا اس کی تعلیم و تربیت
نہایت حزم و احتیاط سے کی - ایکناتهه کا رجحان بچپن
هی سے سنجیدہ اور گمبهیر باتوں کی طرف بہت زیادہ
تها - اس کے جهاندیدہ دادا کی دور بین نگاهوں نے اس
کی افتاد طبیعت کا اچهی طرح اندازہ لگا لیا تها - اس
لئے جب اس کی عمر چهه سال کی هوئی تو منجهه کے

رسوم ادا کئے گئے - اور اس کے بعد ھی اسے سنسکرت کی
تعلیم دینے کے لئے ایک پنڈت مقرر کیا گیا - اس کی
ذھانت و دراکت کو دیکھہ کر بعض اوقات اس کا
معلم حیران رہ جاتا تھا - اس کے دادا اور دادی
اس کی علمی تحصیل اور دماغی و ذھنی اوصاف پر
نازاں تھے ' اور جب معلم کی زبانی اپنے کمسن پوتے کی
تعریفیں سنتے تو جامہ میں پھولے نہ سماتے —

زمانہ گزرتا چلا گیا ' ایکناتھہ کی عمر بارہ سال کی ھوگئی
اب تحصیل علم کا شوق اس کے دل میں حد کمال کو پہنچ
گیا - اس نے دیکھا کہ پیٹن میں اس کا علمی شوق پورا نہیں
ھوسکتا اور اس کے بلند ارادے اور ولولے بارآور نہیں ھوسکتے
تو وہ ایک روز چپکے سے اپنے گھر والوں کو اطلاع کئے بغیر
کہیں نکل گیا - اس کے دادا اور دادی اس طرح گھر
سے غائب ھوجانے سے سخت پریشان ھوے - انہیں کیا خبر
تھی کہ علم کے شیداؤں کو فانی محبتوں سے زیادہ سروکار
نہیں ھوتا - ایکناتھہ علم کا شیفتہ تھا اس کی تشنگی پیٹن
میں فرو نہیں ھوسکتی تھی - وہ اپنے مہربان دادا اور

دادي کی اجازت و اطلاع کے بغیر اور اپنے عزیز وطن پٹن کو خیر باد کہہ کر سیدھا دولت آباد (دیوگری) گیا - دولت آباد، احمدنگر کے نظام شاهیه خاندان کی قلمرو میں داخل تھا - اس وقت اس سلسلہ کا مشہور بادشاہ برهان نظام شاہ تخت سلطنت پر متمکن تھا - یہاں ایک مشہور سادھو جنار دھن سوامی رہا کرتے تھے - جن کی شہرت ایکناتھ نے پٹن میں اپنے معلم کی زبانی سنی تھی - ایکناتھ کے روح وغیرہ کے متعلق پیچیدہ سوالات سے گھبرا کر معلم نے اس کو دیوگری جانے کا مشورہ دیا تھا - جنار دھن کے متعلق جو عام حالات معلوم ہوے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ چالیس گاؤں کے دیس پانڈے کی اولاد سے تھے اور اس زمانہ میں جب ایکناتھ دولت آباد آیا تھا، وہاں صیغۂ حساب میں کسی خدمت پر مامور تھے - جنار دھن اپنے زمانہ کے مشہور اہل قلم سے ہیں - ان کی تصانیف کے کچھہ حصے اب تک پائے جاتے ہیں - یہاں مسلمانوں کی ایک عام روایت کا تذکرہ کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا جس کے بموجب جنار دھن کو

ایک خدا رسیدہ مسلمان * بزرگ کا مرید بتایا جاتا ھے - قراین سے بھی یہ معلوم ھوتا ھے کہ یہ روایت خلاف قیاس نہیں ھے - جناردھن کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ھے کہ وہ ھر جمعہ بلا ناغہ ایک خاص پہاڑ † پر جایا کرتے تھے ' اور وھاں ان کے مرشد انہیں علم باطنی کے نکات سمجھایا کرتے تھے —

ایکناتھہ دولت آباد پہنچ کر جناردھن کی خدمت میں حاضر ھوا اور ان کے سامنے اپنے علمی ذوق و شوق کا حال بیان کیا - جناردھن اس کی باتوں سے بہت خوش ھوے اور اسے اپنے ساتھہ رھنے کی اجازت دے دی - ایکناتھہ مسلسل چھہ سال تک ان کی خدمت میں رھا - اس طویل عرصہ میں اس نے ایسی سخت ریاضتیں کیں

---

* مہیپتی لکھتا ھے کہ مسلمان کے بھیس میں دتاتریہ (ایک دیوتا) تھا واقعہ یہ ھے ایک بڑے اھل دل مسلمان بزرگ تھے ' ان کا مزار اب تک حوض قتلو (دولت آباد) پر ھے —

† یہ پہاڑ نہ معلوم کونسا ھے - لیکن ایک غار ھے جو جناردھن سوامی کے غار کے نام سے مشہور ھے —

اور گیان دھیان میں کچھ ایسے مصروف رہا کہ جنا ردھن بھی اس کے قایل ہوگئے اور اس کے اوصاف و کمالات پر خوش ہوکر اس سے کہا کہ کسی دن اسے اپنے مرشد سے ملائیں گے - اس بات سے ایکنا دھ کو بڑی مسرت ہوئی اور وہ بے چینی سے جمعہ کا انتظار کرنے لگا کیونکہ یہی ایک ایسا دن تھا جس میں جناردھن اپنے مرشد سے ملا کرتے تھے - بڑی مشکلوں سے انتظار کی سخت گھڑیاں تمام ہوئیں اور جمعہ آیا - ایکناتھ علی الصبح جنا ردھن کے پاس پہنچ گیا اور انہیں اپنا وعدہ یاد دلایا جنا ردھن نے اسے اپنے ساتھ لیا اور پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے —

مذہبی روایات میں ایکناتھ کی اس مسلمان بزرگ سے بھی ملاقات * کو بڑے دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے کہا جاتا کہ جناردھن اور ایکناتھ جب پہاڑ پر پہنچے تو تھوڑی دیر بعد وہ بزرگ وہاں آئے ' ان کے ساتھ ایک مقدس گوماتا (کام دھینو) بھی تھی - بزرگ نے

---

* پٹن میں حال تک مہا لکشمی کے تیوہار کے موقع پر اس ملاقات کا ناٹک ڈھونڈی بابا کے مٹھ میں کھیلا جاتا تھا —

جنارد هن کو اس کا دودہ دوھنے کا اشارہ کیا عقیدتمند مرید کو کیا عذر ہو سکتا تھا - اس نے فوراً مٹی کے برتن میں دودہ دوہ کر مرشد کے آگے رکھہ دیا مرشد نے اس میں روتی چوری اور کھانے میں مشغول ہو گئے - کہا جاتا ہے کہ انہوں نے از راہ شفقت جنارد ہن کو بھی اس میں شریک کیا - جب کھانا ختم ہوا تو خالی برتن ایکناتھہ کے حوالے کیا گیا تاکہ وہ اسے قریب کے چشمے پر لے جاکر دھو ڈالے - ایکناتھہ اس عزت افزائی پر اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور اسے ایک چشمے کے کنارے لے گیا - یہاں اس نے اس جھوٹے برتن میں تھوڑا سا پانی ملایا اور اس کو بڑی عقیدت سے پی گیا مشہور ہے کہ اس برتن کو منہ لگاتے وقت اس کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے* —

" مجھے یہ محبت بھرا جام پینے دو آج مجھے ان تمام مصائب اور تکالیف سے نجات ملی جو منزل مقصود تک پہنچنے میں انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہیں - میں نے نجات کا سیدھا راستہ پالیا - آج کائنات

---

* مہپتی باب ۱۳ مصرع ۱۹۳

میں مجھہ سے بڑھ کر کوئی خوش نصیب نہیں ھے"

اس واقعہ کے بعد جناردھن نے اپنے مرشد سے ایکناتھہ کی سفارش کی، انھوں نے کمال مہربانی سے اسے اپنے حلقۂ مریدین میں داخل کر لیا، اس خدا رسیدہ بزرگ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کے ساتھہ ھی ایکناتھہ پر ایک عالم خود فراموشی طاری ھوا - کہا جاتا ھے کہ اس وقت سر مستی کے عالم میں اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے : —

" تعریف کرتا ھوں میں جس ایک کی اس کو
اپنے ظاھر اور باطن میں دیکھتا ھوں، وہ ایک
خاص رنگ میں ھے، کسی رنگ میں بھی نہیں
اور پھر ھر رنگ میں ھے، وہ دنیا میں ھے،
بیابان میں ھے اور نرنجن میں بھی ھے" * —

ایکناتھہ پر اب تصوف کا بہت گہرا رنگ چڑھ گیا تھا - وہ پہلے سے زیادہ جپ تپ اور گیان دھیان میں مشغول رہنے لگا - وہ ایک صحیح الدماغ اور

* ایکناتھہ چرتر - صفحہ ۵۲ پر ایکناتھہ کا ایک ابھنگ ھے جس کا یہ ترجمہ ھے —

سلیم الفطرت انسان تھا اس نے بہت جلد اس حقیقت حقہ سے آگاھی حاصل کرلی کہ "صرف یوگ اختیار کرنے سے خدا نہیں مل سکتا بلکہ بھکتی (حسن عمل) بھی ضروری ھے'* جناردھن سوامی نے بھی اس کو ایک مرتبہ جب وہ گیان دھیان میں دنیا سے غافل ہو رھا تھا یہی تلقین کی تھی:

" تم نے مرشد کامل کی مہربانی سے روحانی علوم تو حاصل کر لیے لیکن یاد رکھو! عمل سے کبھی کنارہ کشی نہ کرنا - یوگی اپنے احساسات اور جذبات کو کچل دیتے ھیں اور اس طرح وہ شہوت انگیز باتوں کو بھلا دینے میں کامیاب ہو جاتے ھیں لیکن حسن عمل کے بغیر وہ خدا کا جلوہ ہرگز نہیں دیکھ سکتے- اس میں شک نہیں کہ وہ یوگ کے ذریعہ حیرت انگیز روحانی قوتوں کا اظہار کرتے ھیں لیکن جب تک حسن عمل نہ ہو وہ خدا کو نہیں پا سکتے" † —

* † مہیپتی باب ۱۴ - مصرع ۱۹ - ۲۳

اس تعلیم اور اپنے تجربہ کی بنا پر ایکناتھہ نے جگہہ جگہہ اپنی تصانیف میں بھکتی کی ضرورت اور اھمیت کو شاعرانہ انداز میں بیان کیا ھے - چنانچہ ایک مقام پر وہ لکھتا ھے —

" وہ احساسات اور جذبات جن کو یوگی دباتے اور کچلتے ھیں ان کو بھکت خدا کی عبادت میں صرف کرتے ھیں - جذبات کو برانگیختہ کرنے والی بانوں کو یوگی ترک کرتے ھیں ' لیکن بھکت ان کو خداکی نذر کرتے ھیں ؛ یوگی جسمانی تکالیف برداشت کرتے ھیں ' لیکن بھکت ایسا نہیں کرتے - وہ اپنے ھاتھہ پاؤں خداکی نذر کرکے دائمی نجات حاصل کرتے ھیں " —

اسی خیال کو ایک دوسری جگہ یوں ادا کرتا ھے :-

"علم عمل کے رحم سے پیدا ھوا - علم کی شان عمل سے ھے - عمل ھی تو ھے جس نے علم کو شان بخشی ؛ عمل ' علم اور ویراگ (ترک دنیا) کی جڑ ھے - عمل کے بغیر انسان ظلمات میں گھر جاتا ھے - اگر جڑ ھی نہ

ہو تو پھل کیسے پیدا ہوسکتے ہیں " —

ایکناتھ کو جناردھن سوامی سے بڑی عقیدت تھی ' وہ سفر حضر میں ہمیشہ ان کے ساتھہ رہا کرتا تھا جناردھن سوامی جب ناسک ترمبک گئے تو وہ بھی ان کے ساتھہ تھا یہاں ان کی ملاقات مشہور پنڈت چندر بھٹ سے ہوئی جو اس زمانہ میں مذہبی علوم کا ماہر سمجھا جاتا تھا ۔ اس سفر کے علاوہ ایکناتھہ نے جناردھن سوامی کی ہدایت کے مطابق کئی طویل سفر کئے اور ملک ہند کی مشہور زیارت گاہوں کی زیارتیں کیں ۔ وہ جن جن مشہور مقامات پر پہنچا ہے ان سب کا اس مقام پر کسی قدر تفصیل سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ ناظرین کو اس امر کا اندازہ ہوسکے کہ اس نے صداقت و حقیقت کی تلاش میں کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کی ہیں —

وہ عرصہ تک دولت آباد کے قریب کوہ سلا بھا پر تپشیا میں مشغول رہا ۔ اس نے پورنا پیوشنی ' تاپتی نربدہ وغیرہ جیسے مقدس دریاؤں میں اشنان کیا '

اونتی کے مقام پر مہا کا لیشور کا دلچسپ اور سکون بخش نظارہ بھی دیکھا - وہ متھرا گوکل' بندرابن بڑے شوق سے گیا ان مقامات پر کئی نامی گرامی پرہیز گاروں سے اس کی ملاقات ہوئی - یہاں سے نکل کر وہ بنارس پہنچا - بنارس میں اس نے پورے پانچ دن گزارے - بنارس سے نکلا تو سیدھا پریاگ (الہ آباد) پہنچا - یہاں کے مشہور سنگم میں اشنان کرکے "گیا" اجودھیا اور وہاں سے بدری ناتھ اور ہمالہ کی طرف جا نکلا - دریائے بھاگرتی کے منبع میں اشنان کرکے دوارکا آیا - وہاں سے پوری گیا - دریائے گومتی میں اشنان کرکے نرسی مہتا کے وطن جوناگڑھ کی طرف جا نکلا - جوناگڑھ سے پٹن کی طرف لوٹا اور چھوٹی بڑی زیارت گاہوں کی زیارتیں کرتے ہوے ۲۵ سال کی عمر میں بہ خیر و عافیت پٹن پہنچ گیا - پٹن پہنچ کر اس نے اپنے مرشد جلاردھن سوامی کے ایما کے مطابق دولت آباد آنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ مستقل طور پر یہیں قیام پذیر ہوگیا -

اس سلسلہ میں ایک خاص واقعہ کا ذکر کردینا

ضروری معلوم ہوتا ہے جو نہ صرف تاریخی اہمیت کے لحاظ سے قابل ذکر ہے بلکہ اس سے ایکناتھ کے کردار پر بھی روشنی پڑتی ہے - مہپتی لکھتا ہے کہ ایکناتھ اپنے قیام دولت آباد کے زمانہ میں ایک دفعہ مسلمانوں کی طرف سے بہ حیثیت سپاہی کے ایک لڑائی میں شریک رہا تھا - داخلی شہادت سے بھی اس سوانح نگار کے بیان کی تائید ہوتی ہے - چنانچہ ایکناتھ کی تصانیف میں عربی فارسی کے ایسے الفاظ اور اصطلاحات ملتے ہیں جن سے صرف اہل دفتر ہی واقف ہوسکتے ہیں - ظاہر ہے کہ اگر ایکناتھ کو حکومت کے کاروبار سے کچھہ تعلق نہ ہوتا تو وہ اس قسم کے الفاظ کے استعمال پر قادر نہ ہوسکتا —

اب ذرا ایکناتھ کے دادا اور دادی کا حال سنیے، یہ دونوں عرصۂ تک اپنے عزیز پوتے اور بڑھاپے کے سہارے کے غم میں روتے رہے - وہ اس کے حالات سے قطعاً بے خبر تھے ، عرصے تک اس کی تلاش میں سرگرداں رہے - ایکناتھ کا معلم جس کو اس کی خبر تھی جنگ پر گیا تھا وہ واپس آیا تو اس نے کہا کہ ایکناتھ غالباً دولت آباد

میں جناردھن سوامی کے زیر تعلیم ہے - اس اطلاع کے ملتے ھی یہ دونوں دولت آباد پہنچے' یہ وہ زمانہ ھے جب ایکناتھہ شمالی ھند کی زیارت گاھوں کی طرف روانہ ھو چکا تھا - دولت آباد میں وہ جناردھن سوامی سے ملے اور ان کے سامنے خوب گریہ و زاری کی' انہوں نے ان کو بہت کچھہ اطمینان دلایا کہ ایکناتھہ کی آخری زیارت گاہ پٹن ھے - وہ وھاں ضرور آے گا لیکن ان کی تشفی نہ ھوئی' آخر جناردھن سوامی نے ایکناتھہ کے نام ایک خط لکھہ کر ان کے حوالہ کیا اوران سے کہا کہ پٹن جاکر ایکناتھہ کا انتظار کریں - جب وہ وھاں آجاے تو یہ خط اُسے دیدیں - یہ بیچارے مصیبت کے مارے پٹن واپس ھوے اور ایکناتھہ کی واپسی کا انتظار کرنے لگے - کئی دنوں کے بعد وہ اتفاق سے انھیں دریاے گوداوری کے کنارے اشنان کرتے ھوے نظر آیا - اگرچہ اُس کی صورت اور قد و قامت میں بہت کچھہ تبدیلی ھو گئی تھی لیکن انہوں نے اسے پہچان لیا - اس طرح برسوں کے بچھڑے آخر مل ھی گئے - انہوں

نے ایکناتھہ کو جنار دھن سوامی کا خط دیا - خط دیکھتے ھی وہ جہاں تھا وھیں تھیر گیا اور تقریباً حواس کھو دیے لوگ اس کو کھانا لا دیتے جس کو وہ شوق سے کھا لیتا - چند روز وہ اسی جگہ تھیرا رھا - لوگوں نے وھیں ایک جھونپڑی تیار کردی ---

اب ایکناتھہ نے کرتن اور بھجن کرنا شروع کر دیا - لوگ جوق جوق اس سے روز و شب آکر ملنے لگے - رفتہ رفتہ اس کی شہرت ایک مذھبی معلم کی حیثیت سے بڑھنے لگی - لوگوں نے زمین کا ایک قطعہ خرید کر اس کے لئے ایک مکان بنوا دیا جہاں برھمنوں کو کھانا وغیرہ تقسیم ھونے لگا - کچھہ عرصے کے بعد ایکناتھہ نے اعلان کیا کہ سراون کے مہینے میں کرشن کا یوم ولادت منایا جاے - مندر اس تقریب کے لئے آراستہ کیا گیا ، سوداگروں نے ضروری چیزیں مہیا کردیں - اس منعقد ھونیوالے جشن کی خبر جنار دھن کو ھوئی وہ بھی اس میں شریک ھونے کے لئے پٹن روانہ ھوے - مرشد اور مرید کی یہ ملاقات ایک یادگار واقعہ ھے - دونوں

بغل گیر ھوے - ایکناتھہ نے اپنے گرو کو صدر میں بٹھایا
پھولوں کا ھار پہنایا اور تعظیم بجا لایا - یہ تقریب
خود ایکناتھہ کے گھر میں بڑے جوش عقیدت اور آداب
و رسوم کے ساتھہ منائی گئی - جب یہ تقریب ختم ھوئی
اور جناردھن رخصت ھونے لگے تو ایکناتھہ کے بڈھے
دادا دادی نے ڈنڈوت کیا اور اپنی ایک التجا پیش
کی - یہ ایکناتھہ کی شادی کی اجازت کا سوال تھا -
اس پُر اثر درخواست نے جناردھن کا دل ھلا دیا
انھوں نے ایکناتھہ کو قریب بلا کر ھدایت کی کہ کسی
سلیقہ مند لڑکی سے شادي کر کے خانہ داري کی زندگی
بسر کرے - ایکناتھہ نے اپنے مرشد کے حکم کو بے تامل
مان لیا - اب بڈھے دادا دادی کو شادی کی فکر ھوئی -
ایک برھمن کی سلیقہ شعار اور اطاعت گزار لڑکی سے
شادی خاصی دھوم دھام سے ھوئی - اس نیک بخت
کا نام گرجابائی تھا اس کے کچھہ حالات آئندہ سطور
میں بیان کئے جائیں گے یہاں اس بات کا اشارہ کر دینا
ضروري ھے کہ گرجابائی حقیقی معنوں میں ایکناتھہ

کی شریک زندگی تھی - اس نے ان اعلی مقاصد کی تکمیل میں جو ایکناتھہ کے پیش نظر تھے' اس کی ہر طرح مدد کی - ایکناتھہ کے چند اعزا صوبہ بیجاپور میں رہا کرتے تھے' شادي کے موقع پر وہ پتن آے - ان لوگوں کے ساتھہ (جدھو) یدھا نامی ایک شخص تھا - جسے آگے چل کر ایکناتھہ سے ایسی عقیدت پیدا ہو گئی کہ وہ مدت العمر اس کی خدمت میں مصروف رہا -

شادي کے بعد ایکناتھہ کی زندگی بڑے آرام و اطمینان سے گزرنے لگی لیکن زمانے کو قرار کہاں - کچھہ دنوں کے بعد اس کے دادا دادي اسے داغ مفارقت دے گئے ایکناتھہ کو بڑا صدمہ ہوا - اس نے تجہیز و تکفین کے مقررہ رسوم (اگرچہ وہ ان کو چنداں ضروري نہیں خیال کرتا تھا) ادا کئے اور صبر شکر کر کے بیٹھہ رہا - ابھی یہ صدمہ تازہ ہی تھا کہ اسے جناردھن کے انتقال کی خبر ملی - مہپتی لکھتا ہے کہ "ایکناتھہ نے اپنے مرشد کے انتقال کی خبر سنی تو اس کو غم کا بالکل احساس نہ ہوا اس لئے کہ اس کے مرشد جناردھن سوامی

گو نظروں سے اوجھل تھے لیکن غیر فانی، مکمل اور ہر شے میں جلوہ گر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے یدھا کو کو الگ بلایا اور اس کو ہدایت کی کہ اس مہینہ (پھاگن) کی چھٹی تاریخ کو خوشیاں منائیں جائیں - یدھا نے ایکناتھ کے ادب سے قدم لیے اور .. ... سبب پوچھا - ایکناتھ نے جواب دیا "اس مہینے کی چھٹی تاریخ جنارد ھن سوامی کا یوم ولادت ہے اسی مہینے (پھاگن) میں غروب ماہتاب کی چھٹی نوبت پر جناردھن سوامی نے دتاتریہ کا جلوہ دیکھا تھا اور اسی تاریخ کو دتاتریہ نے مجھے اپنی پوری برکتیں عطا کیں اور اسی دن جناردھن سوامی اپنا جسم دنیا میں چھوڑ کر عالم بے رنگ و بوسدھارے - یہ چار مہتم بالشان واقعات اسی تاریخ میں گزرے ہیں" - ایکناتھ نے یہ یوم بہت جوش و خروش سے منایا اور چونکہ یہ یوم جاترا کے موقع پر اس کے معتقدین انتہائی عقیدت اور جوش سے اب تک مناتے ہیں اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر تفصیل سے اس کو بیان کیا جائے —

جب ایکناتھہ نے یہ یوم منانے کی تیاریاں شروع کیں تو بہت سے لوگوں نے اس میں خوشی خوشی حصہ لیا - کئی چیزیں بے طلب مہیا ہوگئیں ، بعض چیزیں مستعار لی گئیں ، سات سو روپئے یدھا نے ایکناتھہ کی جانب سے اقرار نامہ لکھہ کر ایک بنیئے سے قرض لیے - انواع و اقسام کے کھانے پکے - تمام شہر کو بلا تفریق مدعو کیا گیا - سب لوگ جمع ہوے - ایک جلوس میں جس کو ڈنڈی کہتے ہیں سب لوگ گوداوری کے کنارے پہنچے - یہاں مختلف قسم کے باجوں کے ساتھہ کرتن گایا گیا - اس موقع پر ہزارہا جھنڈے ہوا میں لہرا رہے تھے ڈھولوں کے شور اور موسیقی کے مختلف آلات کی شیریں آوازوں سے فضا معمور ہوگئی تھی - وشنوؤں (وشنو پرستوں) کے " جے جے " کے نعروں سے وہ مقدس ماحول گونج اُٹھا تھا - دو پہر کے قریب ڈنڈی کے جلوس میں سب لوگ واپس ایکناتھہ کے مکان پر آئے - برھمنوں نے اشنان کیا - سب صف در صف بیٹھہ گئے - ایکناتھہ نے سب کی تعظیم و توقیر کی - موز وغیرہ کے چوڑے پتوں پر (جن کو مرھٹی میں پتر ولیاں

کہتے ہیں) کھانے چلے گئے - وتھل کے ناموں کا ورد یکبارگی سب نے بلند آواز سے کیا اور کھانے میں مشغول ہوگئے سب نے شکم سیر کھانا کھایا - کھانے کے بعد ایکناتھ نے پان کے بیڑوں سے تواضع کی کچھ پیسے (جو برھمنوں کو بطور نذر یا خیرات کے دیتے ہیں اور جن کو دکشنا کہتے ہیں) نذر کئے سب اپنے گھروں کو لوٹے - سب کو کھانا کھلانے کے بعد وتھل ایکناتھ اور وہ اہل شہر جنھوں نے انتظامات میں خوشی خوشی ہاتھ بٹایا تھا ایک صف میں بیٹھے اور کھانا کھایا جب رات ہوی تو ایکناتھ نے کرتن کیا - بہت سے لوگ اس موقع پر جمع ہوے - ایکناتھ کے محبت بھرے الفاظ نے سبھوں کے دلوں کو سرور وانبساط سے لبریز کردیا دوسرے دن یعنے سانویں تاریخ کو بھی اسی قسم کی دعوت ہوئی اور آتھویں کو " گوپال کالا " منایا گیا یعنی چھٹی کی طرح جلوس گوداوری کے کنارے آیا - یہاں پورے مجمع نے خدا کے ناموں کا بآواز بلند ورد کیا اور " جے جے " کے نعرے لگائے - اس کے بعد پرساد (تبرک) تقسیم ہوا —

کم و بیش یہی رسمیں جاترا کے موقع پرتین دن منائی جاتی

ھیں - پہلے دن کے جلوس کو ڈنڈی ' دوسرے کو پالکی اور تیسرے کو کالا کہتے ھیں -

پٹن میں ایکناتھہ کی ساری عمر عبادت الہی میں گزری - وہ خدا کا ایک عبادت گزار بندہ تھا اس نے ایسی سخت ریاضتیں کیں کہ تھوڑے ھی عرصے میں اسے گرد و نواح میں خاصی شہرت حاصل ھوگئی - خدا کی عبادت کے ساتھہ اس نے مخلوق کی خدمت کو بھی اپنا مقصد زندگی بنا رکھا اور عمر بھر اس کی تکمیل میں سرگرم و کوشاں رھا - وہ عملیت کا شیدا تھا - اس کے خیال میں علم و فضل اور معرفت و آگہی جن کے ساتھہ حسن عمل نہ ھو بے وقعت تھے - اس کی یہی وہ ممتاز خصوصیات ھیں جن سے اس کو دوامی شہرت اور غیر معمولی عظمت حاصل ھوی - جس زمانے کا ھم ذکر کر رھے ھیں یہ وہ تاریک دور ھے جس میں ھندوؤں کے مذھب کی حالت نہایت ابتر تھی - برھمنوں نے اپنی اغراض سے اس کی صورت کو بالکل مسخ کر دیا تھا - خدا اور بندے کے درمیان ایسے حجابات پڑ گئے تھے جن کو اٹھانے کی کسی کو جرأت نہ ھوتی تھی - عوام میں سے کوئی شخص مذھب کے معمولی رسوم کو بھی بغیر برھمنوں

کی امداد کے ادا نہ کرسکتا تھا - سنسکرت جس میں مذہبی علوم مدفون تھے صرف برھمنوں کے لیے مخصوص تھی - سوا ے ان کے اس زبان کو کوئی حاصل نہ کرسکتا تھا - اس کا لازمی نتیجہ یہ ھوا کہ عوام مذہب کے ابتدائی اصولوں سے بھی بے خبر ھوگئے - صرف چند مذہبی رسوم تو کسی نہ کسی طرح ادا کر لیے جاتے تھے مگر مذہب کی اصلی روح سے کسی کو واقفیت نہ تھی - یہ صورت حال ایکناتھہ جیسے حساس اور درد مند دل رکھنے والے کے لیے ناقابل برداشت تھی ' اس نے بڑی جرأت سے کام لے کر تہیہ کرلیا کہ ان مذہبی حقایق کو جو صرف سنسکرت زبان کی کتابوں میں پوشیدہ تھے مرھٹی کے ذریعے بے نقاب کیا جاے - ایکناتھہ سے پہلے اس کام کو دنا نیشور * نے شروع کیا تھا لیکن اسے پوری کامیابی حاصل نہیں ھوی تھی - اب ایکناتھہ نے اس کام کو انجام دینے کا بیڑا اٹھایا - اسے بڑی بڑی دقتوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا - برھمن اس کے سخت دشمن ھوگئے - وہ کہتے

---

* مرھٹی زبان کا جد اعلی جز پٹن سے متصل ایک قریہ اپے گاؤں کا متوطن تھا —

تھے کہ مرہٹی عوام اور جُہلا کی زبان ہے۔ اس میں مذہب کو وقف عام کردینا برہمنوں کے موروثی تفوق کے عالیشان قصر کو ڈھادینا اور پرا سرار عظمت کے طلسم کو اپنے ہاتھوں توڑ دینا ہے۔ اس کی مخالفت اور دشمنی پٹن اور اس کے مضافات تک محدود نہیں رہی بلکہ اس کے اثرات شمال میں بنارس تک پہنچے۔ بنارس کے اکثر پنڈت اور سادھو ایکناتھ کے خون کے پیاسے ہوگئے۔ اس عام مخالفت اور ناراضگی و بیزاری کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ خود ایکناتھ کا عزیز بیٹا ہری پنڈت جو سنسکرت کا جید عالم سمجھا جاتا تھا اس بارے میں اس سے سخت ناراض ہوا نوبت یہاں تک پہنچی کہ باپ سے قطع تعلق کرلیا اور بنارس چلا گیا لیکن ایکناتھ کے آہنی استقلال پران باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا وہ اپنے کام میں نہایت شیفتگی اور تن دھی سے مصروف رہا —

یہاں ایک خاص واقعہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جس سے ان رکاوٹوں، دقتوں اور مصائب کا حال واضح ہوگا جن سے ایکناتھ کو اپنے علمی کاموں میں دوچار ہونا پڑا۔ جب

ایکناتھ نے بھاگوت کو لکھنا شروع کیا تو اس کے بڑے چرچے ہوے - بنارس کے مذہبی علما کے کانوں تک اس کی سن گن گئی - وہ اس خیال سے سخت برہم ہوے کہ روحانی رموز اور آسمانی علوم شدروں کی ناپاک پراکرت مرھٹی ہیں بے نقاب کئے جائیں - خود ایکناتھ کا بیٹا ناراض ہوکر بنارس چلا گیا تھا اس سے برھمی میں اور اضافہ ہوا - اسی دوران میں ایکناتھ کا ایک معتقد بھاگوت کے دو باب جو اس وقت تک تیار ہوے تھے لے کر بنارس پہنچا اور وہاں منی کرنی کے گھاٹ پر اشنان کرکے اس کا ورد کرنے لگا - وہاں کے ایک جید، مستند اور ذی اثر سادھو کے چیلوں نے سن لیا - اس بھاگوت کے چرچے تو ھو ھی رھے تھے انھوں نے فوراً اپنے سادھو کو اس کی اطلاع کی - وہ فرط غضب سے بے اختیار ہوگیا - اس کے خیال میں اب تک صرف دکن کی فضا ان آلودگیوں سے مکدر تھی، بنارس کی پاک اور مقدس حدود تک اس کی رسائی کیونکر ہوئی؟ اس نے فوراً اپنے دو چیلوں کو پٹن بھیج کر ایکناتھ کو طلب کیا - ایکناتھ نے پیغام سنا تو فوراً اُٹھ کھڑا ہوا - بھاگوت کے پانچ حصے

ختم کر لیے تھے وہ بھی ساتھہ رکھہ لیے بدھا نے ایکناتھہ کے دو مرید اس کے ساتھہ کر دے - بنارس پہنچا تو گھاٹ کے کنارے ایک دھرم شالا میں ٹھیر گیا - وشنو پوجا ' پوران ' کرتن اور سدا ورت کا ٹھاٹھہ جمایا - بنارسی سادھو کے تبن سو پر جوش چیلے تھے وہ ایکناتھہ کا رنگ دیکھنے لگے - جب اس کے اطمینان قلب ' سادگی اور طلب صادق کا عالم دیکھا تو دل میں قائل ہوگئے - آئے تھے دل میں تمسخر و تحقیر لے کر لیکن جب یہ رنگ دیکھا تو دل عزت و احترام کے جذبات سے لبریز ہوگئے - اپنے سادھو پر بڑے شد و مد کے ساتھہ ایکناتھہ کی عظمت و بزرگی جتانے لگے - جہاندیدہ اور پختہ کار سادھو نے اس کو اپنے کم سمجھہ اور نادان چیلوں کی ناتجربہ کاری پر محمول کیا اور غضبناک ہوکر ایکناتھہ کی حاضری کا حکم دیا - وہ حاضر ہوا - درشن دینے سے قبل فوراً یہ کہہ کر کہ میں پتن کے نام نہاد سادھو اور منحوس کی صورت دیکھنی نہیں چاہتا ایک پردہ حائل کردیا —
ایکناتھہ نے نہایت پُراخر انداز اور عاجزانہ لہجے میں یہ چند کلمے کہے —

"اے جلیل القدر واجب التعظیم بزرگ! میں تیرے مقدس قدموں پر اپنی جبین نیاز رکھنا چاھتا ھوں - اپنی مہربانی سے ایک طالب کو درشن دے - سچی عقیدت، حسن عمل، استدلال اور ترک دنیا ان میں کسی ایک سے بھی میں آشنا نہیں ھوں، اور نہ کہیں میں نے ان کی تعلیم پائی ھے - آپ کی خدمت کی برکت سے کچھہ تک بندی کرلیتا ھوں اسی لیے ھے کہ میں آپ کو بھاگوت سنانا چاھتا ھوں - پانچ بابوں میں سے ایک گرنتھہ میں نے تیار رکھا ھے - اب ضرورت ھے کہ آپ بادنیٰ تامل اس کو سن کر اس کے معنی و مفہوم پر نظر رکھیں میں جس قدر لکھہ چکا ھوں اس کی ضرورت ھے کہ آپ زیور اصلاح سے اسے صوری و معنوی زینت بخشیں - آپ کی نظر کیمیا اثر بغیر یہ ایک بیجان چیز ھے - آپ یہ پردہ اٹھائیے اور ایک مجبور اور بے بس کی دستگیری کیجیے" —

سادھو کے دل میں ایکنا تھہ کے الفاظ نے جادو کا اثر کیا۔ اس نے فوراً پردہ اٹھایا اور ایکناتھہ کے قریب آبیٹھا اور

مرھٹی بھاگوت سننے کی خواھش کی - ایکناتھہ نے سنانا شروع کیا تو سادھو کا دل اطمینان سے لبریز ھوگیا - وہ اور اس کے چیلے شانتی کے مزے لینے لگے - سب نے درخواست کی کہ یہ کتاب بنارس ھی میں بایہ تکمیل کو پہنچای جاے - چھے مھینے میں ایکناتھہ نے یہ کام ختم کردیا جس روز کتاب مکمل ھوی متھہ میں خوشی و خرمی کے شادیانے بجنے لگے -

ایکناتھہ کی یہ جد و جہد انتہائی تعریف وستائش کے لایق ھے - مرھٹی زبان اور اس کے بولنے والے اس کے احسانات سے کبھی سبکدوش نہیں ھوسکتے - اس نے سنسکرت کی کئی اھم اور بلند بایہ کتابوں کا مرھٹی میں ترجمہ کیا ان پر شرحیں لکھیں - یہ ترجمے اور شرحیں مرھٹی زبان کی ایک بیش بہا دولت ھے - ان کی بدولت عوام کے قلوب زیور علم سے آراستہ اور جہلا کے دماغ روشن ھونے لگے - وہ مذھبی حقایق کو برھمنوں کی امداد کے بغیر اچھی طرح سمجھنے لگے ——

ایکناتھہ نے کنج عافیت میں بیٹھہ کر سہولت پسند انشا پرداز کی طرح کاغذ کالے نہیں کئے بلکہ سنسکرت کے خزانہ

سے انمول جواہر نکالے اور مرہٹی کے طبق میں رکھہ کر قریہ قریہ تقسیم کرتا پھرا - وہ اپنے پڑدادا بھانوداس کی تقلید میں اساڑہ کے مہینے میں ہر سال پنڈھرپور جایا کرتا تھا - اس کے ہمراہ ہزارہا مخلوق ہوتی - ہر منزل پر شام کے وقت سب لوگ اس کے گرد جمع ہوجاتے اور بڑے شوق و ذوق سے اس کے دلاویز کرتن سنتے جو صاف ستھری زبان اور دلکش لب و لہجہ میں ہوا کرتے - مہاراشٹر کے گوشہ گوشہ کا باشندہ ان پر سر دھنتا، حافظہ میں قید کرلیتا اور جب گھر واپس جاتا تو قریہ والوں کو جمع کرتا اور یہ سوغات بڑے فخر و مباہات سے پیش کرتا - اس کا تبلیغی دورہ پنڈھرپور تک محدود نہیں تھا بلکہ اس نے دوسرے مقامات کے بھی دورے کئے - ان میں النڈی کا سفر لایق ذکر ہے - النڈی میں دنانیشور کا مزار ہے - اس کے اطراف اس قدر گنجان اور ڈراؤنی جھاڑیاں تھیں کہ اندر جاتے ہوے اچھے اچھے سورماؤں کا پتا پانی ہوجاتا تھا - ایکناتھہ نے کمال دلیری کا ثبوت دیا اور بے کھٹکے اندر داخل ہوگیا - اس وقت سے یہاں آبادی شروع ہوی - اس نے تبلیغ و اصلاح کے کاموں کو

دوروں پر منحصر نہیں رکھا بلکہ وہ ہر رات بھجن میں کرتن کیا کرتا تھا۔ اس شہر کے باشندے اس کے گھر میں جمع ہوتے اور بڑی عقیدت اور شوق سے اس کے کرتن سنتے۔ ایکناتھ کو عوام سے بڑی محبت تھی۔ اس پر صوفیانہ تعلیمات کے وسیع اثرات تھے اس کے مشرب میں اس تعلیم نے بڑی وسعت پیدا کر دی تھی۔ وہ ہر انسان کو خدا کا بندہ اور اپنا بھائی سمجھتا تھا۔ ذات پات کے امتیازات کی اس کے نزدیک کوئی وقعت نہ تھی۔ اس کو نیچ ذات کے ادنی گنوار اور سنسکرت کے جید عالم میں اس لحاظ سے کہ دونوں انسان ہیں کوئی فرق نظر نہیں آتا تھا۔ اس کا برتاو ہر مذہب و ملت کے ساتھ یکساں تھا۔ چند واقعات عقیدت مند سوانح نگاروں نے لکھے ہیں جن میں سے بعض یہاں اس لیے نقل کئے جاتے ہیں کہ ان سے ایکناتھ کی وسیع المشربی، روشن خیالی اور اخوت پرستی کا بخوبی اندازہ ہوسکے گا —

ا یکناتھ کی زندگی کا ایک دلچسپ واقعہ ایک دھیڑ کے گھر کھانے کی دعوت قبول کرنا ہے۔ رانیا اور اس کی بیوی ذات کے دھیڑ تھے۔ ان کو ایکناتھ سے خاص عقیدت تھی

اس کے کرتن وہ بڑے شوق سے سنتے اور چونکہ ادنیٰ ذات کے تھے اور برھمن کی دھلیز پر قدم نہیں رکھہ سکتے تھے اس لئے باھر ھی سے کرتن سنتے اور جب مجمع رخصت ھو جاتا تو یہ دونوں ایکناتھہ کے سامنے تعظیم کو جھک جاتے اور اپنے گھر واپس ھوتے - ایکناتھہ کے وہ ایسے معتقد ھوگئے تھے کہ جس راستے وہ اشنان کے لئے گزرتا یہ اس راستے کی صفائی کرتے - کرتن کے دوران میں ایکناتھہ نے ایک روز دنانیشور کے چند شعر سنائے ' اس پر رانیانے پوچھا " جب ھری (وشنو) نے (جو ھر جاندار اور بے جان میں جلوہ گر ھے) اس کائنات کا روپ لیا تو میں کہاں تھا " ایکناتھہ نے جواب دیا " تم سری کرشن سے بالکل منسلک تھے " - یہ جواب سن کر وہ بے خود ھوگیا - ذات پات کے امتیازات اس کی نظروں سے اوجھل ھوگئے تمام بنی نوع انسان بلا تفریق اس کو ایک خاندان نظر آنے لگی - اس نے خانہ داری کی زنجیروں کو توڑ دیا اور اپنی بیوی کے ساتھہ گوداوری کے کنارے بود و باش اختیار کرلی جہاں سے وہ ھر روز ایکناتھہ کا درشن اور اس کے اشنان کا نظارہ کرسکتا تھا - ایک روز اس کی بیوی کے دل میں آیا کہ

ایکناتھ کی دعوت کریں - رانیا نے ایکناتھ سے درخواست کی جس کو ایکناتھ نے منظور کرلیا - اشنان کو جاتے ہوئے ایکناتھ نے رانیا سے کہا " تم پر خلوص وشنو پرست ہو، سری کرشن تمہارے خلوص سے بہت خوش ہیں - ایک برہمن ویدوں اور شاستروں کا ماہر ہو سکتا ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا دل وشنو کی پر خلوص محبت سے لبریز ہو - ایک برہمن حقیقی برہمن کے بارہ اعلی خصائص سے متصف ہو سکتا ہے لیکن پر خلوص محبت کے سبب ایک ادنی ذات کا غیر برہمن اس پر سبقت لے جا سکتا ہے اور خدا اس کو ذات کے گھٹیا پن کے باوجود اپنا منظور نظر بنا سکتا ہے " اس کے ساتھ ہی ایکناتھ نے بھاگوت پوران کا یہ اقتباس سنایا -

" ایک سگ خوار شدر جس نے دل، قول، فعل اور جان و مال خدا کی نذر کردئے ہوں اس برہمن سے کہیں بہتر ہے جو برہمن کے بارہ اعلی خصائص سے متصف ہے لیکن (پر خلوص محبت کے بغیر) مردود بارگاہ الہی ہے - اول الذکر اپنے تمام خاندان کو پاک بنا دیتا ہے اور آخر الذکر کا دل غرور کی آلائشوں سے

ناپاک ہو جاتا ہے'' —

ایکناتھ کی یہ تقریر کہیں چند برہمنوں نے جو پاس ہی کھڑے تھے سن لی - وہ سخت برہم ہوے - انہوں نے ایکناتھ سے کہا جو شلوک تم نے پڑھا ہے وہ ویدوں میں ہے بھاگوت میں نہیں - تم نے یہ مقدس شلوک ایک ناپاک ادنیٰ شدر کے سامنے کیوں پڑھا - تمہارے سر گناہ عظیم ہے - ایکناتھ نے جواب دیا کہ رانیا نے روح کے چھہ غنیموں پر فتح پائی ہے اس کو شدر نہیں کہا جا سکتا ہے - برہمن اس بات سے مطمئن نہیں ہوے اور اس کو مجبور کیا کہ وہ کفارہ ادا کرے ورنہ ذات باہر کر دیا جائیگا - ایکناتھ نے ان کے اصرار اور جبر پر کفارہ تجویز کرنے کو کہا - برہمنوں نے اس کو پانی میں کھڑا کیا ' گوبر اور راکھہ لاے اور اس پر منتر جپا - رانیا یہ سب دیکھہ رہا تھا - وہ بہت دلگیر ہوا - گھر واپس آیا تو دیکھا کہ دعوت کا انتظام مکمل ہے بیوی سے تمام ماجرا بیان کیا وہ بھی بہت افسردہ خاطر ہوی اور شدت رنج میں رونے لگی - رانیا نے ایکناتھ کو اپنا وعدہ یاد دلایا - ایکناتھ نے رضامندی ظاہر کی اور اس کے گھر کھانے چلا

گیا - اس بات سے تمام برهمن اور برهم هوے لیکن اس نے اس کی پروا نہیں کی - عقیدہ نمندوں کا بیان هے که ایکناتهه کی بجاے اس موقع پر وتهل تها اس لئے که برهمنوں نے اس کو موقع واردات پر گرفتار کرنا چاها تو دهیڑ کے گهر میں بهی ایکناتهه تها اور باهر بهی اسی شبهیه کا بلکه وهی موجود تها - ایسی حالت میں سواے وتهل کے کوئی اور نہیں هوسکتا - یه توجیهه ان برهمن سوانح نگاروں کا شاخسانه هے جو ذات پات کے شدت سے قائل تهے اور جن کے لئے یه واقعات ناگوار تهے - انهوں نے اس واقعه کی تلخی کو اس توجیهه سے دهیما کردیا هے ورنه ایکناتهه کی نظر میں ذات پات کے امتیاز کی کوئی وقعت نه تهی - کنارہ کی حکایت بهی فرضی معلوم هوتی هے ایکناتهه کے حالات زندگی گواهی نہیں دیتے که وہ محض ذات باهر کئے جانے کی دهمکی پر اپنے مستحکم خیال سے هٹ کر دب گیا هو -

اسی طرح ایکناتهه نے اپنے اجداد کا یوم منایا تو تین مسلمانوں کی دعوت کی - اس موقع پر بهی سوانح نگار لکهتے هیں که تین مسلمان دراصل تین بڑے دیوتا برهم دیو

وشنو اور مہاایشور تھے - ایکناتھ کی زندگی اور تعلیمات پر ایک نظر ڈالنے سے ان توجیہات کی حقیقت روشن ہو جاتی ہے - وہ بڑا وسیع مشرب اور روشن خیال انسان تھا - قوم و ملت کی ناپاک کی حدود سے وہ بہت باہر تھا - وہ ایک مسلمانؤ کی دعوت نہایت خلوص دل سے کرتا تھا - برھمن کے ساتھہ کسی خاص امتیاز کا برتاو نہیں کرتا تھا - اچھوت قوموں اور شدروں کے ساتھہ وہ برادرانہ سلوک کرتا تھا - دھیڑ کے بچے کو (جس کو چھونا کوئی برھمن گوارا نہیں کرسکتا) جو بیساکھہ کی چلچلاتی دھوپ میں، گوداوری کی تپتی ہوی ریت پر برھنہ تا بلبلا رہا ہو۔ اپنی گود میں اتھالینا ناک منہ صاف کرنا اور اس کی ماں کے سپرد کرنا وہ اپنا اهم فرض سمجھتا تھا - اس پاکیزہ اصول پر عمل کرنے کا نتیجہ تھا کہ ھندو مسلمان، دھیڑ چمار سب اس کی بزرگی کو تسلیم کرتے تھے اور اس سے بڑی محبت رکھتے تھے —

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو دلچسپ واقعات کا تذکرہ کردیا جاے ان سے ایکناتھہ کی سیرت پر بہ خوبی

روشنی پڑتی ہے —

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایکناتھ گوداوری سے اشنان کرکے گھر واپس آرہا تھا - جب وہ شہر کے دروازے کے قریب سے گذر رہا تھا تو بیر تھومبرے صاحب نامی ایک مسلمان بزرگ نے جو وہاں بیٹھے ہوے تھے ' نادانستگی سے تھوکا - تھوک اتفاق سے ایکناتھ پر پڑی ' اس کو بزرگ موصوف پر ذرا بھی غصہ نہیں آیا اس لئے کہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا گیا تھا ' یہ ایک اتفاق کی بات تھی ' ایکناتھ سیدھا گوداوری گیا اور اشنان کر کے گھر لوٹا مہپتی جو قدیم مستند سوانح نگار ہے اس واقعہ کو بیان کر کے لکھتا ہے - "جب اس بے خبر آدمی نے نادانستہ طور پر تھوکا تو ایکناتھ کو مطلق غصہ نہ آیا" * ایک جدید سوانح نگار بانگارکر کی کتاب میں یہی چھوٹا سا واقعہ کچھ اس انداز میں لکھا ہوا نظر آیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں بہت ہی بے باکی سے تعصب کا زہر ملایا گیا ہے - ملاحظہ ہو تعصب نے قلم کو کس کذب پر آمادہ کیا ہے -

* بھکت لل امرتا باب ۲۲ صفحہ ۱۱۳ -

" پٹن میں ایکنانھہ مہاراج کے گھر سے ندی کو جو راستہ جاتا تھا - اس پر ایک سرا ے واقع تھی ' اس میں ایک مسلمان رہا کرتا تھا - وہ ہر آنے جانے والے ہندوں کی خوب خبر لیا کرتا تھا چنانچہ وہ ایکنانھہ مہاراج کو بھی بہت دق کیا کرتا تھا - اس کی عادت تھی کہ ایکنانھہ مہاراج جب اشنان کر کے گھر وا بس ہوتے ہوے اس سراے کے قریب سے گزرتے تو ان پر تھوک دیا کرتا - یہ حرکت اس سے روزانہ ہوا کرتی تھی ' بلکہ کسی دن تو وہ چار چار پانچ پانچ دفعہ یہی کام کرتا تھا اور ایکنانھہ مہاراج ہر مرتبہ اشنان کر کے اسی راستہ سے آتے تھے ' ایک روز وہ مسلمان اس سرا ے میں نہیں تھا ' ایکنانھہ مہاراج تھیر گئے اور اس کا انتظار کرنے لگے اور سونچا کہ وہ معمول کے موافق وہاں کیوں نہیں تھا - ایک دن کا واقعہ ہے کہ وہ مسلمان سخت برہم ہوا ایکنانھہ مہاراج پر مسلسل تھوکنے لگا یہاں تک کہ ایک سو آٹھہ مرتبہ تھوکا - ایکناتھہ مہاراج نے اتنے ہی دفعہ اشنان کیا ' ہزار ہا لوگ اس موقع پر حاضر تھے اور سری ایکناتھہ مہاراج کے ضبط

و تحمل پر تعجب کر رہے تھے " - *

ہمیں اس امر کی تحقیق نہیں کہ مندرجہ بالا سطور لکھنے کے ذمہ دار صرف پانگارکر صاحب ہی ہیں یا ان سے پیشتر کسی متعصب مورخ نے یہ زہر اُگلا ہے لیکن صاحب موصوف نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کے مرتب کرنے میں مہیپتی سے بڑی مدد حاصل کی ہے - ہم اس امر کی توجیہ کرنے کے ناقابل ہیں کہ آخر مہیپتی کے بیان اور پانگارکر صاحب کے بیان میں ایسا عظیم الشان فرق کیسے پیدا ہو گیا - اس بات کا تصفیہ کہ دونوں بیانوں میں کونسا قابل تسلیم اور کونسا ناقابل تسلیم ہے اس امر کے مد نظر آسانی سے ہو سکتا ہے کہ مہیپتی نے اپنی کتاب پانگارکر سے کم و بیش دو سو سال قبل لکھی ہے -

ایک اور واقعہ بھی دیکھہ لینا چاہئے - اس سے نہ صرف ایکناتھہ کی بلکہ اس کی بیوی گرجا بائی کی سیرت پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے —

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ عوام اور جہلا کی طرف داری

---

* ایکناتھہ چرتر از پانگارکر صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳ -

اور ان کے مفاد کی خاطر سنسکرت کی بے وقعتی اور مرھٹی کی حمایت کی وجہ سے ملک کا ایک بہت بڑا طبقہ ایکنا تھہ کا مخالف ھو گیا تھا - ان مخالفین میں صرف سنسکرت کے جید عالم ھی نہیں تھے ' بلکہ بہت سارے اوباش اور عیاش لوگ ان کے ھم نوا ھو گئے تھے ' پٹن میں ایک مشہور بیٹھک * تھی یہاں شہر کے بے فکرے جمع ھو کر تاش ' چوسر اور نشہ بازی سے دل بہلایا کرتے تھے ان کو ایکنا تھہ سے خدا واسطہ کا بیر تھا ' وہ دن رات اسی فکر میں لگے رھتے کہ کسی طرح اس کو زک دیں اور اس کا دل دکھائیں —

ایک روز کا ذکر ھے کہ کوئی غریب برھمن کسی دوسرے شہر سے اپنے لڑکے کی ملنجھہ کے رسوم ادا کرنے پٹن آیا - اتفاقاً وہ اس بیٹھک کے قریب سے رخت سفر سمیت گزرا - ان اوباشوں نے جو وھاں جمع تھے اس کو نووارد سمجھہ کر حالات دریافت کئے- جب انھیں معلوم ھوا کہ وہ اپنے لڑکے کی ملنجھہ کے رسوم ادا کرنا

---

* یہ بیٹھک کچروتنا (غیبت کا چبوترہ) کے نام سے اب تک پٹن میں موجود ھے -

چاهتا هے اور اسے روپیوں کی ضرورت هے تو دل میں بڑے خوش هوے انهیں اب ایسا آدمی ملا جس کے توسط سے وہ ایکناتهہ کو زک دے سکتے تھے' اُنھوں نے برهمن سے کہا 'دیکھو بھائی یہاں ایک برهمن ایکناتهہ نامی رهتا هے کیسی هی کوشش کی جاے اُسے کبھی غصہ نہیں آتا - اگر تم اُسے کسی طرح غصہ دلاؤ تو هم تمهیں پورے دو سو روپے دیں گے اس طرح هماری سنا بھی پوری هوجائے گی اور تمہارا کام بھی نکل آئے گا " - تنگدست برهمن نے جب دو سو روپوں کا نام سنا تو لالچ نے اُسے اندها کردیا - اس نے کہا " یہ ایسی کون مشکل بات هے ' تم لوگ مجھے اس کا گھر بتادو' میں آج هی جاکر اُس کو غصہ دلاتا هوں " برهمن کو گھر بتایا گیا وہ سیدها وهاں پہنچا - اِتفاق سے ایکناتهہ گھر هی میں تھا - برهمن بے دهڑک دڑاتا هوا گھر کے اندر داخل هوگیا اور اس نیت سے کہ ایکناتهہ کو غصہ آجاے اس کے زانو پر جا بیٹھا ایکناتهہ برهمن کی اس عجیب و غریب حرکت سے حیران تو بہت هوا لیکن اس نے اپنی شهرۂ آفاق بردباری سے کام لیکر کہا " مہاراج !

میں آپ کی اس پر خلوص محبت کا احسان مند ہوں اور لوگ بھی مجھہ سے ملنے آیا کرتے ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی نے ایسا اظہار محبت نہیں کیا جیسا کہ آپ اس وقت کر رہے ہیں " - برہمن نے دیکھا کہ اس کا پہلا وار خطا کر گیا ' تو نئی تدبیریں سوچنے لگا اور موقع کی تاک میں چپکا بیٹھا رہا - کھانے کا وقت آیا یکایک اس کی نظر گرجا بائی پر پڑی جو اس وقت کھانا چلنے کے لئے جھکی ہوی تھی ' برہمن کمال بے حیائی سے اچھل کر اس نیک بخت کی پیٹھہ پر جا بیٹھا ایکناتھہ اور بھی متعجب ہوا لیکن اس نے غیر معمولی حلم سے کام لے کر بیوی سے کہا " دیکھنا کہیں مقدس برہمن گر نہ پڑے " یہ سن کر اس شرم و حیا کی دیوی نے جواب دیا " آپ فکر نہ کیجئے مجھے اپنے بیٹے ہری کو پیٹھہ پر بٹھا کر کام کرنے کی عادت ہے - میں ان مہاراج کو اس سے بھی زیادہ عزیز رکھتی ہوں اور ہرگز گرنے نہ دوں گی " یہ سن کر برہمن مہاراج بہت سٹ پٹائے ' انہیں اپنی ناشایستہ حرکات پر ندامت محسوس ہوئی ' وہ بے اختیار ہوکر ایکناتھہ کے قدموں پر

گر پڑے اور معافی مانگتے ہوے تمام حالات بیان کردے ایکناتھ نے یہ باتیں سن کر مسکراتے ہوے کہا "مہاراج یہ بات تم نے پہلے ہی کیوں نہ بیان کردی مفت میں تم کو دو سو روپیہ مل جاتے" —

خانگی زندگی

ایکناتھ کی خانگی زندگی خوش گوار تھی - اس کو اپنے شاعرانہ اور اصلاحی و تبلیغی کاموں میں کوئی خانگی رکاوٹ درپیش نہیں آئی - اس کی بیوی کی سیرت کا اندازہ گذشتہ اوراق کے مطالعہ سے بخوبی ہوتا ہے - وہ ایک نیک دل خاتون تھی' خانہ داری کے کاموں کو خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیتی تھی - عورت بہت زیادہ تدامت پسند ہوتی ہے لیکن گرجا بائی پر اپنے شوہر کی روشن خیالی کے بین اثرات پڑے تھے' وہ زندگی کی ہر سمت اور منزل میں اپنے شوہر کا نہایت خندہ پیشانی سے ساتھ دیتی تھی یہی وجہ ہے کہ دونوں میاں بیوی خوش اور قانع

زندگی بسر کرتے تھے - ضروریات زندگی بے طلب مہیا هوجاتی تھیں - ان کے اولاد بھی جلد هوگئی تھی - سب سے پہلے ایک لڑکی هوئی جس کا نام گودا بائی تھا - یه پٹن کے ایک برهمن چنتو پنت سے بیاهی گئی تھی - اس کے بعد هری پیدا هوا تھا - جس کی تعلیم و تربیت ایک برهمن پاٹ شالا میں هوئی تھی - ایکناتھ کے تیسری اور آخری اولاد ایک لڑکی تھی جس کا نام گنگا بائی تھا - یه کرناتک کے ایک برهمن سے بیاهی گئی تھی —

ایکناتھ کو اپنی اولاد سے محبت تھی - هر بچے کی نگهداشت اور تربیت عمدگی سے کی - اپنے لڑکے هری کی تعلیم اس عمدگی سے کی تھی که وہ بڑا جید پنڈت هوگیا تھا اور اپنے علم و فضل کے مقابلے میں باپ کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا - اس کی تعلیم قدیم روایتی سنسکرت علوم میں هوئی تھی - وہ مذهبی روایات میں پورا ایمان رکھتا تھا - ذات پات کا سختی سے قائل تھا - ایکناتھ کی وسیع المشربی اور مرهٹی کی حمایت سے بیزار تھا - بنارس اپنی بیوی اور دو بڑے لڑکوں سمیت چلا گیا تھا - ایک

چھوٹا لڑکا رگھوبا ایکناتھہ کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ ایکناتھہ اس سے بہت خوش تھا۔ وہ بھی کرتن وغیرہ بڑے شوق سے سنتا تھا۔ ایکناتھہ نے ھری کے بنارس چلے جانے کی ابتدا میں پروا نہیں کی لیکن آخر اولاد تھی اور یہ خیال تھا کہ دوسروں کی اصلاح و تربیت تو کرتا ھوں مگر چراغ تلے اندھیرا ' اولاد کو اپنا ھم خیال نہیں بنا سکتا۔ اس خیال سے ایکناتھہ بنارس پہنچا اور ھری کو پٹن چلنے کی ترغیب دی۔ وہ ابھی تک اپنے خیال پر جما ھوا تھا۔ اس نے اپنے باپ کے سامنے دو شرطیں کیں ایک تو یہ کہ وہ دوسروں کے ھاتھہ کا پکایا ھوا نہ کھاے اور دوسری یہ کہ مرھٹی میں پوران نہ پڑھے۔ ایکناتھہ نے یہ دونوں شرطیں قبول کرلیں۔ باپ بیٹے پٹن آے لیکن یہ شرطیں ایکناتھہ پوری نہ کرسکا۔ اب تک جو تعلیم ایکناتھہ نے کی تھی اس کے خلاف لوگ سننے تیار نہ تھے۔ ایکناتھہ نے اپنے بجاے ھری کو کرتن کرنے کے لئے مقرر کیا اس نے سنسکرت میں اس کا آغاز کیا لیکن لوگوں نے اس کا استقبال نہایت سرد مہری سے کیا۔ ایکناتھہ اس بات کو سمجھتا تھا اس

نے اپنے بیٹے کی آزمائش کے لئے سکوت اختیار کیا تھا - ہری کو اس معاملہ میں خود بخود شکست ہوی - دوسری شرط بھی ایکناتھہ نے توڑ دی- ایک برھمن بیوہ نے ایکناتھہ اور ہری کی دعوت کی- ہری نے اس وعدہ پر دعوت قبول کی کہ وہ خود پکائیگا - ایکناتھہ نے بیوہ سے کہہ دیا کہ وہ فکر نہ کرے اس کی درخواست پوری ہوگی - جب کھانا سامنے آیا تو ایکناتھہ نے بیوہ سے اشارہ کیا وہ اپنا پکایا ہوا کھانا لائی ایکناتھہ نے نہایت تیزی سے اور مزے لے لے کر کھانا شروع کیا - ہری کی آنکھیں غصہ سے لال ہوگئیں لیکن باپ کے خیال سے زبان سے ایک لفظ نہ نکال سکا- ایکناتھہ اپنے اصول کا پکا تھا اس پر ان چیزوں کا کیا اثر ہوسکتا تھا - اس کے استقلال کی قوت نے اچھے اچھوں کو مغلوب کردیا تھا ہری آخر اس کا بیٹا تھا اس کے علم و فضل کو ایکناتھہ کے عمل کے سامنے سر جھکانا پڑا - سوائے ہری کی اس مخالفت کے ایکناتھہ کے گھر میں خاندانی نزاع و کشاکش کا کوئی اثر نہ تھا وہ ہر طرح خوش و مطمئن تھا اور اپنے مقاصد کی تکمیل میں نہایت آزادی سے سرگرم —

گھر میں اس کے اوقات مقرر تھے - ان میں وہ اپنے مشاغل پورے کیا کرتا تھا - "وہ علی الصبح سورج نکلنے سے بیشتر اٹھہ کر ہاتھہ منہ دھونا اور اس کے بعد گوداوری جاکر اشنان کرتا نہانے کے بعد اپنی عبادتوں میں مشغول ہو جاتا عبادت سے فارغ ہو کر پوران اور ان کی تشریحات سنتا اور ان کے صرفی و نحوی تراکیب پر غور کرتا - اس کے بعد پھر دریا (گوداوری) پر آتا اور اپنے اجداد کی ارواح کے ثواب کے لئے کچھہ پڑھتا-چوتھے پہر وہ خود شری دھر کی تفسیر بھاگوت بآواز بلند پڑھتا - شام کے قریب پھر گوداوری آتا اور شام کی عبادت میں مشغول ہوتا - گھر واپس آنا کچھہ دیر سستاتا- رات کو اس کے گھر روحانی نغمے سنائی دیتے-لوگ اس کے گھر جمع ہوتے اور ادب و تعظیم کے ساتھہ ان کو سنتے - ایکناتھہ کی جنبش لب رام اور کرشن کی داستانوں کو زندہ کرتی اور محبت و الفت کے خوشی بخشتی - مقدس سامعین ، بچے اور بوڑھے فرط مسرت سے بے خود ہو کر سر دھننے لگتے "*

---

* ماخوذ از مہپتی باب ۲۰ مصرع ۵۰ - ۶۲ -

ایکناتھہ کی اولاد ابھی تک چلی آرھی ھے - ان کی کثیر تعداد ھے - کرناٹک میں جو لڑکی بیاھی گئی تھی اس سے مکتیشور پیدا ھوا تھا وہ مرھٹی کا مشہور جذبات نگار نازک خیال شاعر سمجھا جاتا ھے - پٹن میں اس کی اولاد سے جو لوگ ھیں ان میں اکثر خوش حال ھیں - ان کو سرکار آصفیہ سے بڑی جاگیر ھے جو ناتھہ سمستان کہلاتی ھے یہ جاگیر ایکناتھہ کے مندر وغیرہ کی حفاظت کے لئے سرکار نے عطا فرمائی ھے —

آخری ایام اور جل سمادھی

ایکناتھہ کی زندگی کے آخری ایام اطمینان سے گزرے - اس کی عمر کافی ھوچکی تھی - اس کی مخالفتیں بڑی حد تک دب گئی تھیں - اس کے پیش نظر جو مقاصد تھے وہ بھی تقریباً مکمل ھو چکے تھے - عام طور سے اس کی تعلیمات کو لوگوں نے قبول کرلیا تھا - ھری پنڈت نے اپنے علم و فضل پر

گھمنڈ کرنا چھوڑ دیا تھا اور اپنے باپ کی اعلیٰ تعلیمات کو قبول کرلیا تھا - ایکناتھ کو اب دنیا میں زیادہ دنوں رہنے کی آرزو نہیں تھی - وہ چاھتا تھا کہ ۷۱ سال کی طویل جدو جہد سرگرمی اور جانفشانی کے بعد دوامی آرام حاصل کرے - موت سر پر کھیل رھی تھی اور اس کے پنجے سے چھٹکارا پانا ناممکن نظر آتا تھا ـــ

سنہ ۱۵۲۱ شکے (۱۵۹۹ ع) میں پھاگن کی پانچویں تاریک رات کو ایکناتھ نے کرتن کیا شیرینی تقسیم کی ' اس کے بعد لوگوں سے مخاطب ھوکر کہنے لگا - " میرے عزیز دوستو! جدائی کی گھڑی آن پہنچی ھے کل میں تم سے ھمیشہ کے لیے جدا ھو جاؤں گا - میری یہ آخری التجا ھے کہ تم لوگ اشنان وغیرہ سے فارغ ھوکر مجھے ھمیشہ کے لیے خدا حافظ کہنے میرے ساتھ گوداوری تک چلو " اس کی زبان سے ان الفاظ کا نکلنا ھی تھا کہ مجمع سے آہ وزاری کی آوازیں آنے لگیں - اس کے دوست احباب اور معتقدین کو اس خبر وحشت اثر سے انتہائی ملال ھوا کہا جاتا ھے کہ بعض لوگ تو اسی وقت شدت الم سے بے ھوش ھوگئے - ایک طرف تو یہ

کرب و اضطراب اور الم و اندوہ تھا ' اور دوسری طرف مخالفین نے دلخراش اور جگر سوز طعن و طنز کے لیے اپنی زبان کھول دی تھی - وہ خوشیاں منا رہے تھے کہ اس کا خاتمہ ایک معمولی شخص کی طرح ہو رہا ہے - حیات مستعار میں بنی نوع انسان کی خدمت کے لیے تو اس نے بڑے بڑے دعوے اور جتن کئے ناموری اور شہرت حاصل کی ' لیکن اجل اپنا پنجہ مار کر اس کو معمولی سطح پر لے آئی ہے " پرہیزگاروں ' معتقدوں اور احبا و اقربا کے غم و اندوہ میں اس سے اور اضافہ ہو گیا - انہوں نے تسکین کی ایک راہ تو یہ نکال لی تھی کہ ایکناتھ کے عظیم الشان کارناموں کی بقا اور شہرت میں کبھی کاہش نہیں آسکتی - اس پر بھی ان کی یہ آرزو تھی کہ اس کا خاتمہ ایک معمولی انسان کی طرح نہ ہو - المختصر رات تمام ہوی اور صبح گریبان چاک کرتے ہوے نمودار ہوی - ایکناتھ بستر خواب سے اٹھا اطمینان قلب سے اشنان کرکے پاک صاف کپڑے پہنے ' اور خدا کے ناموں کو بلند آواز سے پکارتے ہوے گوداوری کا راستہ لیا - اس کے پیچھے معتقدین اور مریدین کا انبوہ تھا - اس

واقعہ کی اطلاع راتوں رات پٹن کے اطراف واکناف میں پہنچ گئی تھی ' دیہات سے بھی لوگ کثرت سے آے تھے - وہ سب قدم قدم پر اس کی تعظیم کے لئے جھک جاتے تھے ' اس پر عبیر ' پھول اور تلسی کے ھار جیسی چیزیں پھینکی جاتی تھیں اور خدا کی تعریف کے گیت سے زور زور گائے جاتے تھے ' اس جلوس میں بے شمار علم اور جھنڈ یاں تھیں جن کو عقیدت مند آخری جلوس کو پر شکوہ اور ذی عظمت بنانے کے لئے لائے تھے - اس کثیر مجمع میں ایک بھی شخص ایسا نہیں تھا جو اس وقت خون کے آنسو نہ رو رھا ھو - ایکناتھہ کی پر خلوص محبت اور بے ریا قربانیوں کا نقش سب کے دلوں پر بیٹھا ھوا تھا - وہ اس کی دائمی جدائی کے خیال سے بہت رنجیدہ تھے ؛ ایکناتھہ آھستہ آھستہ قدم اٹھاتے ھوے لکشمی تیرتھہ کے قریب جو گوداوری کے کنارے واقع تھا پہنچا - عقید تمند سوانح نگار مہپتی کا بیان ھے کہ " تمام دیوتا اپنی اپنی آسمانی سواریوں پر اس کے خیر مقدم کے لئے آئے ھوے تھے انھوں نے اس پر کثرت سے پھول برسائے چنانچہ لوگوں

نے پھولوں کو آسمان سے گرتے ہوے دیکھا ' اور زور زور سے ہری کے ناموں کو جپنا شروع کیا اور تالیاں بجائیں - "

جب یہ جلوس ریت پر لب آب گوداوری آیا ' تو ایکناتھہ ٹھیر گیا اور لوگوں کو مخاطب کر کے بھکتی کی عظمت اور اپنی تعلیمات کو مختصر اور موثر الفاظ میں بیان کیا ' اور اپنا ایک ابھنگ درد انگیز لے میں سنایا - مشہور ھےکہ یدھااسی وقتاس ابھنگ کو ضبط تحریر میں لایا اور اس طرح وہ مرھٹی شاعری میں ھمیشہ کے لئے محفوظ ہوگیا - ابھنگ سنانے کے بعد اس نے تمام حاضرین کو سلام کیا اور کہا بھائیو! ! میں اب اپنے آخری سفر پر روانہ ہونا ہوں مجھہ پر مہربانی کی نظر رکھو - یہ کہہ کر سب کے سامنے تعظیم کے لئے جھک گیا - لوگوں کی پلکوں سے اشکوں کی جھڑی لگ گئی ایسی گریہ وزاری ہوئی اور " ایکناتھہ کی جے " کے نعرے اس زور سے لگائے گئے کہ گنبد گردوں بھی گونج اٹھا - اس کے بعد ایکناتھہ پانی میں داخل ہوگیا پانی جب ناف تک پہنچا تو ٹھیر گیا اور ہری کے ناموں کو زور زور سے جپنا شروع کیا اسی حالت میں وہ روح جو نجات

عوام کے لئے بے تاب رھتی تھی پرواز کر گئی اور اھل مہارا شٹر پر نقش دوام ثبت کر گئی - اس کے بعد اس کے تن مردہ کو پانی سے نکالا گیا اور بڑی عزت اور احترام سے سپرد آتش کیا گیا —

خرق عادات

ایکناتھہ کے اخلاق حسنہ ' اعلیٰ سیرت ' پاکیزہ زندگی اور ریاضات و عبادات پر نظر کر کے عقیدت مند سمجھتے هیں کہ اس کی روحانی قوتوں کا دائرۂ اثر زیادہ وسیع هے - چند عقیدت کیش سوانح نگاروں نے اکثر واقعات کی ایسی توجیہہ کی هے کہ وہ حیرت انگیز معلوم هوتے هیں - یہ واقعات دراصل ایکناتھہ کے روحانی کمالات اور کرامات سمجھے جاتے هیں - ان عقیدتمندانہ روایات در روایات نے سوا تین سو سال کی مدت میں حقایق و واقعات پر ایسا پردہ ڈال دیا هے کہ صحیح نتیجے پر پہنچنا دشوار هے ' اسی لئے مختلف و متضاد بیانوں کی تنقیح و تشریح

کرنا ایک زاید بات ہے - هم یہاں ایکناتھ کی زندگی کے چند غیر معمولی اور حیرت انگیز واقعات بیان کرتے هیں - یه اس لئے نہیں که هم ان کی صداقت کا یقین دلانا چاهتے هیں - هے بلکه محض اس لئے که معتقدین کے حسن ظن کا اندازہ هو سکے - ایکناتھ میں کمالات هوں یا نه هوں ' عقل ان کو تسلیم کرے یا نه کرے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا که معتقدین ایکناتھ کو ایک صاحب کرامت سادھو سمجھتے تھے - عوام کا یه حسن ظن ایکناتھ کی مقبولیت اور عظمت کی دلیل هے - ذیل کے واقعات کا مطالعه اس نظر سے کیا جاے تو همیں ایکناتھ کی عام مقبولیت اور غیر معمولی شہرت کا اندازہ هوتا هے - ایکناتھ سے جو کرامات اور روحانی کمالات منسوب کئے جاتے هیں ان کو ذیل میں اپنے موضوعات کے اعتبار سے تقسیم کیا جاتا هے -

ربانی جلوے

ایکناتھ کا جناردھن سوامی کے ساتھ مل کر دتاتریہ کے دیدار سے سرفراز ہونے، رانیا دھیڑ کے مکان پر وٹھل کا ایکناتھ کا روپ لینے اور برہم دیو، وشنو اور مہایشور کا تین مسلمانوں کے بھیس میں آنے کا ذکر گذشتہ اوراق میں ہو چکا ہے - یہاں مزید چند واقعات بیان کئے جاتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایکناتھ خدا کے دیدار سے سرفراز ہوا ہے —

کرشن ایک برہمن کے روپ میں

خدا ایکناتھ کے مذہبی انہماک اور عبادت سے خوش ہوا تو اس کا اجر دینے کی فکر کرنے لگا - ایک روز ایک برہمن کا بھیس لیا اور پٹن پہنچا - ایکناتھ کے دروازہ پر پہنچا سو اس کو سلام کیا اور کہا ”میں تمہاری طاعت کا حال سن کر تمہاری خدمت کرنے آیا ہوں میرا معاوضہ کھانا، کپڑے اور ایک کمبل ہے“ ایکناتھ اس کو پہنچان نہ سکا اور اس کے خاندان اور وطن کا حال پوچھا - اس نے جواب دیا دنیا

کے علائق سے آزاد ہوں اور میرا نام شری کرشن کھنڈیا ہے - ایکنا تھ نے کہا کہ جتنے دن جی چاہے وہ ٹھیر سکتا ہے لیکن کام کاج کرنے کی ضرورت نہیں - کھنڈیا نے باصرار چند کام اپنے ذمے لے لئے - پانی لانا، برتن دھونا، پھولوں کے ہار گوندھنا، چراغ جلانا، صندل گھسنا یہ سب کام وہ ہر روز انجام دینے لگا - شہر میں یہ خبر بڑے تعجب سے سنی گئی کہ ایک برھمن ہوکر یہ تمام کام کرتا ہے - ایکنا تھ کے کرتبوں پر کھنڈیا عاشق تھا - وہ بارہ سال تک اس کی خدمت میں سرگرم رہا - اس کے بعد ایک عجیب واقعہ پیش آیا -

دوارکا میں ایک برھمن بارہ سال کی اس مدت میں مذہبی رسوم ادا کرتا رہا لیکن اس کو کوئی راست ہدایت نہیں ملی - ایک روز رکھمنی مائی نے خواب میں اس کو اطلاع دی کہ تم بڑی عبادت و ریاضت میں مشغول ہو لیکن پرشن پٹن میں ہے وہاں ایک جانثار بھکت ہے - بیکنٹھ کا ناتا اس کی خدمت کرنے گیا ہے تم وہیں جاؤ -

برھمن بیدار ہوا تو پٹن روانہ ہوا - گوداوری کے کنارے

آیا ، اشنان کیا - کرشن بھی پانی لینے آیا تھا اس نے اپنے وفادار پرستار کو پہچان لیا لیکن اپنے کام میں لگ گیا - برھمن ایکناتھہ کے گھر گیا اور اس سے تمام ماجرا بیان کیا - ایکناتھہ کو بڑی حیرت ھوئی اس نے یدھا سے کہا کہ فوراً کھنڈیا برھمن کو بلاؤ وہ آیا سو دیکھتے کیا ھیں کہ کرشن کے روپ میں جلوہ گر ھے - چار بازو، سنکھہ اور منڈل کے ساتھہ ھیں سیاہ فام ھے اور سر پر تاج دھرا ھے، مندرے چمک رھے ھیں اور گلے میں جواھر کا ھار ھے - یہ دیکھہ کر برھمن فوراً تعظیم کے لئے جھک گیا - ایکناتھہ بھی رنج و افسوس کا اظہار کرنے لگا کہ اس نے کیوں ایسی خدمت لی - کرشن نے اطمینان دلایا اور کہا " مبارک ھے تمہاری پر خلوص بھکتی" -

اِسی طرح وتھل، کیشو برھمن کے برن میں ایک مرتبہ اور ایکناتھہ کے گھر میں رھا اور اس کے کرتن سنتا رھا -

مورت کھاتی ھے - | صوبۂ کرناٹک کا ایک متمول سوداگر وتھل کا پر خلوص پرستار تھا - اس کے دل میں آیا کہ وتھل کی ایک مورت کسی قیمتی دھات سے بنائی جائے تاکہ اس کے نظارہ سے دیکھنے والوں کو شانتی حاصل ھو -

وہ ایک مبارک اور مسعود دن کا انتظار کر رہا تھا کہ ابھشیک کی رسم ادا کی جائے، اسی انتظار میں اس نے خواب دیکھا کہ خدا ہدایت کر رہا ہے کہ مورت ایکناتھ کے حوالے کردے ورنہ بڑی خرابیوں میں پڑجائے گا - صبح جب اٹھا تو برھمنوں سے خواب بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ دیکھو کہ پھر یہ خواب دکھائی دیتا ہے یا نہیں - تین روز مسلسل اس نے خواب میں یہی دیکھا - وہ سیدھا پٹن پہنچا اور اپنا خواب ایکناتھ سے بیان کیا اور خوبصورت و نازک مورت اس کے حوالے کردی۔ ایکناتھ نے سودا گر سے ضروری تیاریاں کرنے کی ہدایت کی - یہ خبر تمام شہر میں پھیل گئی - دوسرے دن کھانے پکانے کے لئے سہاگنیں جمع کی گئیں کھانے تیار ہوئے - جب صبح نمودار ہوئی تو مورت کی پوجا شروع ہوئی - ویدک پجاری آئے اور رسمیں ادا کرنے لگے - مورت نہلائی گئی اور اس پر منتر جپے گئے، تیل کی مالش ہوئی اور مسح کیا گیا، سنہرے کپڑے پہنائے گئے اور جواہرات پھولوں اور تلسی کے پتوں سے اس کو آراستہ کیا گیا عطر چھڑکا گیا اور آرتیاں واری گئیں مندر کے دروازے پر راگ گایا گیا۔

وشنو پرستوں نے خدا کی حمد میں گیت گائے - لذیذ کھانے مورت کی نذر کئے گئے - ایکناتھ نے اپنے ہاتھ میں مکھن کی ایک گولی لی اور مورت کے منہ میں رکھہ کر کہا "اے وتھل اسے اب نوش جان کر لے کرشنا مکھن چرا کر شوق سے کھایا کرتا تھا - ہماری آنکھیں وہ نظارہ دیکھنے کے لئے بےتاب ہیں کہ تو دوبارہ یہ مکھن کھائے - اگر تو نے یہ کردیا تو تیری شان دوبالا ہوجائےگی"- یہ سنکر مورت مسکرائی اور اپنی زبان سے ایکناتھ کے ہاتھ کا مکھن چاٹ گئی - بھکتوں نے یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھا تو "جے جے" کے نعرے بلند کئے اور مورت کا طواف کر کے کہا نے بیٹھہ گئے —

دریا کی دیوی | ایک دن پیٹھن کے بھکتوں نے ایکناتھ سے بھاگوت کے گیارھویں باب کی تفسیر سنانے کی خواہش کی

ایکناتھ نے خوشی سے قبول کیا اور ایک مناسب دن مقرر کرکے سنانا شروع کیا - شہر کے نیک لوگ سننے آئے - ان میں ایک حسین خوش اندام عورت بھی تھی جو قیمتی زیور اور خوبصورت لباس پہن کر آئی تھی - اب سے پہلے اس کو کسی نے نہیں دیکھا تھا - وہ بڑی توجہ سے مرھتی تفسیر سن رھی

تھی جب بھکتی کا ذکر آیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے - لوگوں کو اس کی عقیدت دیکھکر بڑی حیرت ہوئی - سامعین میں بعض بد نیت بھی تھے' وہ اس کے حرکات و سکنات پر شبہ کی نظریں ڈالنے لگے - شہر میں بھی اس کے چرچے ہوے - کچھہ دنوں میں تفسیر بھی ختم ہونے کو آئی - شبہ مندوں کو فکر ہوئی کہ شاید تفسیر ختم ہونے پر وہ حسینہ پھر نظر نہ آے - ایک روز جب تفسیرختم ہوئی اور مجمع رخصت ہونے لگا تو وہ آئی اور ایکناتھہ کوسلام کیا اور گوداوری کی طرف روانہ ہوگئی - شبہ مندوں کی ٹولی بھی پیچھے پیچھے ہولی - وہ پانی میں داخل ہوئی چُلو میں پانی لے کر پیا اور آن کی آن میں غایب ہوگئی - دیکھنے والوں کے شبہات کافور ہوگئے - ان کو یقین ہوگیا کہ دریا کی دیوی ایک خوبصورت عورت کا روپ لیکر ایکناتھہ کے کرتن سننے آئی تھی - وہ اپنی بدگمانیوں پر نادم ہوے' ایکناتھہ کے گھر گئے اور یہ ماجرا سنایا —

پانڈو رنگ فرض ادا کرتا ہے -	پھاگن کی چھٹی تاریخ کو جو خوشیاں منائی گئی ہیں ان کے سلسلہ میں سات

سو روپیوں کے قرض کا ذکر آچکا ہے - وہ بنیا جس سے قرض لیا گیا تھا - سختی سے تقاضا کرنے لگا - یدھا نے ادا کرنے کا وعدہ کیا لیکن اس نے بڑی بے رخی اور بے مروتی سے سخت سست کہا اور قسم دے دی کہ " قرض ادا کرنے سے قبل کھانا ہمارے لئے حرام ہے" یہ کہہ وہ تو چلا گیا لیکن ادھر ایکنا تھہ نے کھانے کو زہر سمجھا ' اس کے ساتھہ یدھا اور گرجا بائی دونوں نے کھانے کی قسم کھائی - اچھی خاصی رات آگئی ' لیکن یہ بھوکے ھی رہے - وتھل کی رحمت اپنے سچے بھکت کی حالت پر جوش زن ہوئی اس نے یدھا کا روپ لیا اور اسی وقت رقم لیکر بنیے کے گھر پہنچا - بنیے کو پکار کر رقم حاصل کرنے اور حساب بے باق کرنے کے لئے کہا - اس نے رات کا عذر پیش کیا اور صبح آنے کے لئے کہا - اس نے بنیے سے کہا کہ جب تو صبح تک توقف کر سکتا تھا تو کیوں ایکنا تھہ کو قسم دی اور اس کو تکلیف دے رکھی ہے - بنیے کو اپنی سخت کلامی اور بڑے برتاؤ پر پشیمانی ہوئی - اس نے فوراً حسابات دیکھے اور رقم وصول کرلی - رقم کو ٹھیک حساب کے مطابق دیکھہ کر اس کو حیرت ہوئی - وتھل نے رقم ادا کر کے اقرار نامہ بنیے سے واپس

لیا اور اس کو چاک کر دیا اور دریدہ پرزے کتاب دنا نیشوری میں اس مقام پر جہاں تک ایکناتھہ نے اس روز پڑھا تھا رکھہ دئے- صبح ہوتے ہی بنیا آیا اور معافی مانگنے لگا - یدھا نے کہا ابھی تو قرض ادا ہی نہیں ہوا یہ تم کیا کہہ رہے ہو- ایکناتھہ نے پوچھا قرض کس نے ادا کیا - بنیے نے یدھا کا نام لیا ایکناتھہ نے پھر یدھا سے پوچھا- اس نے اپنی قطعی لاعلمی کا اظہار کیا - ایکناتھہ کو تعجب تو ہوا لیکن اس نے زیادہ توجہ نہیں کی اور دنانیشوری کے مطالعہ کی تیاری شروع کر دی - کتاب کھولی تو اس میں اقرار نامے کے دریدہ پرزے نکلے - وہ سمجھہ گیا کہ وتھل نے ترس کھا کر قرض کی بلا اور فاقے کی مصیبت سے نجات دلائی ہے - اس نے بنیے سے کہا تم خوش نصیب ہو کہ وتھل کے دیدار سے سرفراز ہوے ہو —

— * —

پرگھٹ (خلع بدن)

جس زمانے میں ایکناتھہ ، جناردھن سوامی کی خدمت میں سرگرم تھا ایک دفعہ یہ واقعہ ہوا کہ غنیم دولت آباد پر چڑہ آیا - جناردھن سرکاری ملازم تھے - مقابلے کے لیے ان

کا جانا ناگزیر تھا - سرکاری طلبی کے وقت وہ عین گیان دھیان میں مشغول تھے - ایکناتھ نے ایسے موقع پر ان کو چھیڑنا مناسب نہ جانا اور اپنی روحانی قوتوں سے کام لے کر ان کا گھٹ (قالب) اختیار کرلیا فوجی لباس پہنا ' ہاتھ میں تلوار لی اور پالکی میں سوار ہوکر دربار شاہی میں حاضر ہوا - بادشاہ غنیم کے اچانک حملہ آور ہونے سے پریشان تھا اس نے اس سے پوچھا کہ کیا تدبیر کام میں لانی چاہیئے اس نے جواب دیا " حضور کے اقبال سے میں آن کی آن میں غنیم کو مغلوب کر دیتا ہوں " - فوجی گانا شروع ہوا اور طبل و نقارہ کی آوازیں بلند ہوئیں دشمن کے مقابلے کو شاہی فوج روانہ ہوی ' یہ بہت ہی مختصر فوج تھی لیکن بڑی دلیری سے لڑی - تیر چلے ' ہتھیار آپس میں تکرائے بڑی خونریزی ہوی - چار گھنٹے تک بڑے گھمسان کا رن پڑا - آسمان غبار آلود ہوگیا - آخر کار غنیم کی فوج نے راہ فرار اختیار کی - ہزیمت زدہ فوج نے اپنے سپہ سالار کے ذریعہ صلح چاہی - یہ سپہ سالار دربار شاہی میں حاضر کیا گیا - اس نے امان مانگی - بادشاہ نے چند شرایط پر اس کی درخواست

منظور کی - یہ سب کچھہ ہوچکا تھا لیکن جناردھن سوامی ابھی اپنے گیان دھیان میں لگے ہوے تھے - اس سے فارغ ہوکر انھوں نے کھانا کھایا کچھہ دیر آرام کیا اور معمول کے مطابق دربار شاھی کا قصد کیا - دربار میں حاضر ہوے تو بادشاہ نے خوش ہوکر ان کی تعریف کی اور اس روز کی شاندار فتح یابی پر اظہار خوشنودی کیا - یہ سنکر جناردھن سوامی حیرت زدہ ہوگئے لیکن فوراً سمجھہ گئے کہ یہ کار نمایاں ایکناتھہ نے روپ بدل کر انجام دیا ھے —

امراض کا علاج

جذامی اچھا ہوگیا

ایک فاضل برھمن کو جذام کا مرض لاحق ہوگیا تھا - وہ دل سے تائب اور پشیمان تھا - مذھبی رسوم ادا کرتا تھا لیکن روز بروز اس کے مرض میں اضافہ ہوتا جاتا تھا - اس کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ اس کا مرض در اصل کسی گناہ عظیم کی سزا ھے - کوئی علاج اس پر کارگر نہ ہوسکا - ایک روز اس نے خواب دیکھا کہ ایکناتھہ سے رجوع کرنے کی کوئی ھدایت کر رھا ھے - اس

هدایت کے مطابق وہ پٹن میں ایکناتھہ کے گھر پہنچا - وہ گوداوری میں اشنان کرنے گیا تھا - برھمن نے بیتابی سے ندی کا راستہ لیا - ایکناتھہ سے درخواست کی کہ وہ اپنے اعمال حسنہ کا ثواب بخش دے - ایکناتھہ نے جواب دیا کہ پیدائش سے لے کر اس وقت تک کے تمام نیک اعمال کا ثواب بخش دیا - یہ کہہ کر اپنے چُلو میں پانی لیا اور مریض کے ھاتھہ میں اُنڈیل دیا - یہ کرنا ھی تھا کہ برھمن کا جانگسل مرض کافور ھوگیا اور اس کا جسم خوبصورت اور تازہ و توانا ھوگیا - لوگوں کے بڑے مجمع نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں دیکھا ——

کرشناداس موت سے بچ گیا

پٹن میں کرشناداس نام کا ایک برھمن تھا وہ بھوانی کا خاص پرستار تھا - اس کی سخت ریاضتوں پر نظر کر کے دیوی نے اسے ایک روز اپنے دیدار سے سر فراز کیا - کرشناداس نے شاعرانہ قوت مانگی اور راماین کے یدھا کانڈ کا مرھٹی میں ترجمہ کرنا شروع کردیا - برھمن اس کی شاعرانہ صناعی اور خوبصورت تشبیہات کو سن کر بہت خوش ھوتے تھے وہ ایکناتھہ پر حرف گیری کرنے لگے کہ وہ بُزرگو تو ھے لیکن اس کا اسلوب

بیان سلیس و شستہ نہیں - اس موازنہ سے ایکناتھہ کے
دل میں قلبی رقابت کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا بلکہ
وہ بہت خوش ہوا - کرشناداس اپنے کام میں لگا ہوا تھا کہ
یکایک بھوانی دیوی آی اور اسے آگاہ کردیا کہ اسے اگلے
دن موت سے ہم کنار ہونا ھے - یہ خبر نہایت المناک تھی
راماین کے یدھاکانڈ کا ترجمہ ادھورا رہ جاتا تھا -
کرشناداس اٹھا اور اپنا نا تمام ترجمہ ایکناتھہ کی خدمت
میں لے گیا' قدم بوس ہوکر اصل واقعہ سنایا اور اپنی
حسرت کا اظہار کیا کہ ترجمہ نا تمام رہ جاتا ھے - ایکناتھہ
نے پوچھا کہ بقیہ ترجمہ کے لئے کے روز درکار ہونگے - اس
نے گیارہ یوم کی مدت کا تعین کیا - ایکناتھہ نے اسے یقین دلایا
کہ ترجمہ ختم ہونے تک تم زندہ رہوگے - وہ خوش خوش اپنے
گھر لوٹا دوسرے دن علی الصبح اٹھا غسل کیا اور عبادت سے
فارغ ہوا - دیوی کی بتای ہوی موت کی گھڑی قریب پہنچی تو
اس کا دل بیٹھنے لگا - یکایک ایکناتھہ پہنچا اور موت کو
حکم دیا کہ گیارہ روز تک کرشناداس کو زندہ رہنے دے -
کرشناداس نے جوش و انہماک سے دس روز میں ترجمہ

ختم کردیا - اس خوشی میں برھمنوں کو نذرانے دئیے - سرسوتی (علم کی دیوی) کی پوجا اور معمول کے مطابق عبادت کی - ایکناتھ بھی ملنے آیا جس کی موجودگی میں کرشنا داس کی روح پرواز کر گئی —

جانوروں پر قدرت

ناگ جسم پر لپٹ جاتا ھے

ھم اوپر لکھ آئے ھیں کہ جناردھن سوامی کے ایما سے ایکناتھ عرصہ تک کوہ سلابھا پر تپشیا میں مشغول تھا ۔ انہی ایام میں ایک نیک دل اور مسافر نواز کسان اور اس کی بیوی اپنی کتی ھوئی فصل کی نگرانی کر رھے تھے ۔ وہ ایکناتھ سے ملتجی ھوے کہ گرم دودھ جس کو وہ ھر روز حاضر کیا کریں گے ۔ قبول کرے اس نے شکریہ ادا کرتے ھوے درخواست قبول کی - اس پہاڑ پر تپ سپ اور ریاضت شاقہ کے سبب ایکناتھ پر بیخودی چھا گئی تھی اور اس کے جسم کے حواس تقریباً مفقود ھوگئے تھے ۔ چنانچہ ایک روز کاذکر ھے کہ جب وہ سری کرشن کے دھیان میں ڈوبا بیٹھا تھا تو ایک ناگ جسم پر

بل کھا کر لپٹ گیا ' اس کی دم کا سرا ایکناتھ کی ناف پر تھا
اور پھن اس کے سر پر - کسان کی نگاہ یکا یک اس ھولناک منظر
پر پڑی ' اس کے حواس گم ھوگئے وہ بدقت چیخ چلا سکا - اس
شور پکار سے ایکناتھ کا دھیان ھٹتا گیا اور اس کا جسم آھستہ
آھستہ حرکت کرنے لگا - ناگ بھی اپنے پیچ وخم کھولتا ھوا سرک
گیا - یہ جاگ ' کسان سے پوچھا - اس نے واقعہ بیان کرتے
ھوئے کہا " اے سوامی چونکہ تم کو خدا کی ذات میں
پورا بھروسہ ھے اس لئے ہم بچ گئے " یہ توجیہ سن کر
ایکناتھ نے اس کو ذیل کے ابھنگ میں جواب دیا :
" موت میرے خاتمہ کے لئے آئی تھی لیکن اس کا قہر ' مہر سے
بدل گیا - میں اس کو اچھی طرح جانتا ھوں اس لئے کہ
دل سے دل آکر ملا ھے - میرے جسم کے حواس فنا ھوگئے '
اسی لئے موت کا اقتدار باقی نہ رھا - ایکا جناردھن ' اس
زمزمہ پر کہ ' موت اور حیات میں کوئی امتیاز نہیں '
اپنے پاؤں سے رقص کرتا ھے " -

ایکناتھ نے یہ نظم وجد اور لے میں پڑھی اور آنکھیں
بند کرلیں ' اسی وقت پانڈورنگ کی تصویر اس کے دل میں

اتر آئی ' اور اس کا دل محبت سے لبریز ہو گیا - عین اسی عالم میں وہ خدا کے دیدار سے سرفراز ہوا -

پتھر کے بیل میں جان آتی ہے

سری پد نامی ایک سنیاسی تھا - وہ کائنات کی ہر چیز میں خدا کا جلوہ دیکھتا تھا اس کے نزدیک امیر غریب کا کوئی فرق نہ تھا وہ ہمیشہ ایکناتھ کے کرتن بڑے شوق سے سنتا تھا - ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ ندی کے کنارے جارہا تھا کہ اس کو ایک گدھے کی لاش بہتی ہوئی نظر آئی - اس نے دیکھتے ہی اس کو سلام کیا - برہمن اس واقعہ کو دیکھ کر ہنسنے لگے جب وہ لاش زیادہ قریب سے گزر رہی تھی تو اس نے دیکھا کہ گدھے کی مردہ لاش ہے دل میں آزردہ ہوا - برہمنوں نے کہا " جب تم نے اس کو سلام کیا تو اس کو زندہ کرو تاکہ ثابت ہو کہ تم ہر چیز میں خدا کا جلوہ دیکھتے ہو " سری پد نے وتھل سے التجا کی - گدھا فوراً کان پھڑ پھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا - برہمنوں نے خوشی میں نعرے لگائے کہ اتنا بڑا صاحب کرامت سادھو دنیا میں کہیں نہیں -

انہی ایام میں یہ ہوا تھا کہ ایکناتھ نے ایک سادھو

کی درخواست پر اس کو زندہ دفن کر دیا تھا - وہ برہمن سمادھہ لینا چاہتا تھا ایکناتھہ نے ایک گڑھا کھودا اور اس میں اس کو زندہ دفن کر دیا - برہمنوں نے اس کو قتل کا الزام دیا - وہ کہنے لگے تجھے سزا دلائیں گے - تو قتل تو کرسکتا ہے لیکن کسی کو زندگی نہیں بخش سکتا - اس واقعہ سے ہم در گزر کرتے ہیں اگر تو پتھر میں جان پیدا کر دے - ایکناتھہ نے کہا کہ وہ برہمنوں کی دعا سے پتھر کو بھی زندگی بخش سکتا ہے - سامنے پتھر کا ایک بیل تھا ایکناتھہ نے تھوڑی سی گھاس لی اور اس کے آگے ڈال دی اور کہا "اگر برہمن کو زندہ دفن کرنے میں میرا کوئی قصور نہیں تو یہ گھاس کھا" - یہ کہنا ہی تھا کہ بیل نے گھاس کھانی شروع کر دی - برہمنوں کو بڑا تعجب ہوا انہوں نے قتل کے الزام سے اس کو بری کر دیا - چند لوگوں نے جو وہاں موجود نہیں تھے اس بات کو خلاف عقل سمجھا اور خود اپنی آنکھوں اس کے دیکھنے کے طالب ہوے - ایکناتھہ نے اس بیل کو پھر پتھر بنا دیا اور دوبارہ زندہ کیا -

---

متفرق

بارس کا پتھر

بٹن میں ایک عبادت گزار برھمن تھا۔ خوش قسمتی سے اس کے ھاتھہ کہیں سے بارس کا پتھر لگ گیا۔ وہ نہایت خوش اور اطمینان کی زندگی بسر کرتا تھا۔ ایک عرصہ کے بعد اس کی بیوی مرگئی۔ اپنا غم غلط کرنے کے لئے اس نے سفر کی تیاری کی بارس کے ٹکڑے کو ایکناتھہ کے حوالے بطور امانت کیا اور چلا گیا۔ ایکناتھہ نے وہ پتھر کہیں رکھہ دیا اور بھول گیا۔ ایک عرصہ کے بعد وہ برھمن واپس آیا اور ایکناتھہ سے ملا۔ ایکناتھہ کو اس امانت کا بالکل خیال نہ رھا۔ برھمن پہلے روز تو واپس چلا گیا۔ رات بے چینی میں کاٹی۔ رھا نہ گیا تو دوسرے دن علی الصبح پہنچا اور اپنی امانت طلب کی۔ ایکناتھہ کو خیال آیا کہ اس نے اپنی گدّی کے نیچے اس کو رکھا تھا ڈھونڈھا تو نہ پایا۔ اس نے کہا ھر پندرھویں روز اس کی صفائی ھوتی ھے اور کوڑا ندی

میں پھینک دیا جاتا ھے غالباً پارس کا پتھر بھی ندي میں پھینک دیا گیا - ایکنانهه نے برھمن کو اپنے ساتهه لیا اور گوداوری کے کنارے آیا - پانی کي تہہ سے بہت سے کنکر نکالے اور برھمن سے کہا کہ اپنا پتھر چن لے - برھمن نے دیکھا کہ تمام کنکر پارس کے ھیں - ان پر لوھے کو کس کر دیکھا تو سونا بن گیا - ایک سے زیادہ کا خواھش مند ھوا - ایکنانهه نے جواب دیا کوئی ایک پسند کر لو اس نے ایک چن لیا بقیه کو ایکنانهه نے نہایت بے پروائی سے ندی میں پھینک دیا —

چور اندھے ھوجاتے ھیں

ایکناتهه ھر رات کرتن کیا کرتا تھا - لوگ گروہ در گروہ اس کے مکان میں جمع ھوا کرتے تھے - ایک روز چار چور بھی آے - کرتن جاری تھا کہ یہ ایک دیوار کی آڑ میں چھپ گئے - مجمع رخصت ھوا گھر کے لوگ بھی سو گئے لیکن ایکناتهه اپنے کمرے میں عبادت میں مشغول تھا - چور دوسرے کمروں میں گھس گئے - ان کا اندر داخل ھونا ھی تھا کہ آنکھوں کی بینائی غائب ھوگئی - چراغ روشن تھے لیکن ان کو بالکل دکھائی

نہ دیتا تھا وہ کبھی دیواروں سے کبھی آپس میں تکراتے تھے - تکریں کھاتے کھاتے وہ ایکناتھہ کے کمرے میں داخل ہوگئے - یہاں ان کی آنکھیں روشن ہوگئیں - ایکناتھہ نے آدھی رات کو ان مہمانوں کی آمد دیکھی تو بہت متعجب ہوا اس نے ان کے آنے کی تقریب پوچھی - انہوں نے تمام ماجرا بےکم و کاست کہہ سنایا - ایکناتھہ نے ان کا ھاتھہ پکڑا اور اپنے اسباب کے کمرے میں لے گیا اور کہا جو جی چاھے لے سکتے ھو - چوروں نے معافی مانگی اور کہا ھم شرمندہ اور پشیمان ھیں ھمیں صرف کھانا کھلادو اس چوری کی کوشش میں ھم بہت دیر سے بھوکے ھیں - ایکناتھہ نے آدھی رات کو چولھا جلایا اور کھانا تیار کر کے ان کو پیٹ بھر کھلایا اور بڑی عزت سے رخصت کیا - اس روز سے وہ چور بڑے زبردست وشنو پرست ھو گئے —

شاعری

ایکناتھہ کا رتبہ مرھٹی کے شاعروں میں بہت ممتاز اور بلند ھے وہ ان شاعروں میں نہیں ھے جو تفریح طبع کی خاطر شاعری کے کوچہ میں گامزن ہوتے ھیں' اس کے نزدیک شاعری خدا کا ایک گراں بہا عطیہ ھے جو شاعر کے حصہ میں محض اس لئے آتی ھے کہ وہ اس کے وسیلہ عوام اور جہلا کی روحانی بستیوں اور اخلاقی کمزوریوں کو دور کرے- شاعری کا یہی اعلیٰ و ارفع نصب العین ایکناتھہ کے پیش نظر رہا ھے اور یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہ ہوگا کہ اس نے اپنی زندگی بھر ایک لمحہ کے لئے بھی اس نصب العین سے انحراف نہیں کیا —

ایکناتھہ کے زمانہ میں مرھٹی ایک معمولی بولی کی حیثیت رکھتی تھی' اس میں نہ تو علمی اور فلسفیانہ تصانیف کا ذخیرہ موجود تھا اور نہ وہ فلسفہ کے مضامین کی حامل ہوسکتی تھی - وہ محض عوام کی زبان تھی'

جس میں کچھہ لکھنا لائق بنڈت اور فاضل ویدانتی اپنی شان کے منافی سمجھتے تھے ' لیکن ایکناتھہ نے اپنی وسیع النظری اور دور بینی سے معلوم کرلیا تھا کہ اگر اس کو عوام کی اصلاح مقصود ہے تو مرهٹی زبان سے کام لینا ناگزیر هوگا سنسکرت سے عوام قطعاً نابلد تھے اس کا دائرۂ عمل صرف چند فاضل برهمنوں تک محدود تھا جو مذهب کے جزو کل مسایل سے واقف تھے اور روحانی اطمینان اور دلی تسکین حاصل کرسکتے تھے '' اور جن کو عوام کی روحانی بستی اور دماغی غلامی کی کوئی پروا نہ تھی '' ایکناتھہ نے اس خود غرضی کو گوارا نہیں کیا . اور مخالف و ناموافق حالات میں ایک بلند حوصلہ جواں همت مصلح کی طرح اٹھہ کھڑا هوا ' اس ارادہ میں اس کو شدید مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا '' اس کو سخت ترین ایذائیں پہنچائی گئیں ' فاضل پنڈتوں اور مقدس ویدانیتوں نے اس کو بارہ پتھر باهر کردیا ' اس کی ایسی تصانیف جو برسوں کی کد و کاوش اور دماغی جد و جہد کا ثمرہ تھیں کمال بیدردی سے دریا

میں پھینک دی گئیں، لیکن کبھی اس کی پیشانی پر شکن نہ آئی۔ اس نے کبھی دوں ہمتی کا ثبوت نہیں دیا اور برابر اپنی دھن میں لگا رہا اور سنسکرت کے جواہر پاروں کو مرہٹی میں منتقل کرنا شروع کیا۔ اس کا بیٹا هری پنڈت جو سنسکرت کا جید عالم تھا، اور پنڈتوں کی طرح اس کے طرز عمل سے سخت ناراض تھا، اور روٹھ کر بنارس چلا گیا تھا وہ اپنے باپ سے کہتا تھا "سنسکرت دیوتاؤں کی زبان ھے" تو ایکناتھ اس کو یوں جواب دیتا "اگر سنسکرت دیوتاؤں کی زبان ھے تو مرہٹی چوروں اور ڈاکوؤں کی نہیں ھے" ان باتوں سے ظاهر هوتا ھے ایکناتھ کے نزدیک انسان اور مذهب کی اهمیت زبان سے کہیں زیادہ تھی، وہ زبان کو صرف اظہار خیال کا آلہ سمجھتا تھا۔ وہ زبان جس سے عوام قطعاً نابلد هوں اور جس سے ان کی اصلاح نہ هوسکتی هو اس کے نزدیک وقعت کی هرگز مستحق نہیں۔ وہ سمجھتا تھا کہ مذهب کی جگہہ انسان کے دل میں ھے کتاب میں نہیں وہ مذهب زندہ ھے جس نے دلوں میں جگہہ پالی ھے وہ زبان جو روحانی رموز

ے مملو ہو اور انسانی دل میں ایک نکتہ بھی نہ پہنچا سکے تو اس لایق ھے کہ دنیا سے میت دی جاے -

ہم اوپر بیان کر آے ھیں کہ ایکناتھہ نے عوام کی خدمت کے لئے کیا کیا جتن کئے ہم یہاں اس خدمت کا ذکر کرینگے جس کو اس نے قلم کے وسیلہ انجام دیا - اس سلسہ میں بخوبی اندازہ ہوسکے گا کہ ایکناتھہ کے مرھٹی زبان پر کیا احسانات ھیں -

ایکناتھہ کی تصانیف

مہاراشٹر سرسوت (تاریخ ادب مرھٹی) میں ایسی کتابوں کی ایک طویل فہرست درج ھے جو ایکناتھہ سے منسوب کی جاتی ھیں لیکن ان میں سے بعض ایسی ھیں جن کو اس کی مستقل تصانیف کے زمرے میں داخل کرنا غلطی ھے ' کیونکہ وہ دراصل اس کی ضخیم تصانیف کے حصے یا ابواب ھیں ' جن کو علحدہ ناموں سے موسوم کر لیا گیا ھے - ایکناتھہ کی حسب ذیل دس تصانیف ایسی ھیں جن کے متعلق کہا جا سکتا ھے کہ وہ اس کی نراوش قلم کا نتیجہ ھیں —

(۱) چتوشلو کی بھاگوت- (۲) ابھنگ- (۳) ھستا ملک-
(۴) سوکاش تک - (۵) سواتم سکھہ - (۶) آنند لھری -

(۷) انوبھو انند (یا) انلد انو بھاو - (۸) رکھمنی سویمورا -
(۹) بھاگوت -(۱۰) بھاورت راماین —

ذیل میں ہم ہر کتاب کے متعلق چند سطریں سپرد قلم کرتے ہیں تاکہ ان کے حالات اور اہمیت کا کچھہ اندازہ ہوسکے -

چتوشلو کی بھاگوت

بھاگوت پوران کے دوسرے کانڈ کے نویں باب کی شرح ہے سنسکرت میں ۴۴ بند ہیں لیکن شرح میں ۴۵ ملتے ہیں اس، شرح کے خاتمہ پر ایکنا تھہ لکھتا ہے " غور سے سنو ! میں تمہیں بتاؤں گا کہ کس طرح چتوشلو کی میری ملکیت میں آئی اور میں نے کیوں یہ شرح لکھی - گوداوری پر اس کے شمالی کنارے سولہ کوس دور کوہ چندرا گیری پر سری جنار دھن معمول کے مطابق زیارت کے لیے گئے کوہ چندرا گیری کی چوٹی بہت بلند ہے اس کے دامن میں چندراونی ایک شہر ہے ایک ممتاز برھمن چندرا نامی وہاں رہتا تھا اس کے گھر ٹھیرنے کا ہم کو اتفاق ہوا وہ چتوشلو کی بھاگوت کی تشریح اور اس کی تعریف ہمیشہ بڑے شد و مد کے ساتھہ کرتا تھا جنار دھن چندرا بھٹ کی تشریح سے بہت خوش ہوے جوش مسرت میں نعرے لگائے

اور مجھ سے اس فلسفیانہ تعلیمات کی کتاب کو لوگوں کی مشترک زبان مرھٹی میں منتقل کرنے کے لیے کہا - میں سنسکرت نہیں جانتا تھا اس کے الفاظ اور مضامین سے واقف نہیں تھا لیکن ان کے سخت احکام کی برتری سے ان کی خواہش پوری کرنے کے لیے اُکسایا گیا "- اپنے مرشد کے احکام کی بجا آوری میں جو کرشمے اور عجیب ترین چیزیں ظاھر ھوئیں اور شرح لکھنے میں اپنے انتہائی انہماک کی چند مثالیں دینے کے بعد ایکناتھ لکھتا ہے :-

" علم و آگہی سے بھری ھوی چتوشلو کی بھاگوت میرے مرشد کے احکام کی عظمت ' قدرت اور قوت کے ذریعہ پراکرت میں منتقل ھوی " —

چتوشلوکی بھاگوت کا لب لباب

جونکہ ایکناتھ کا کام شرح لکھنا تھا اس لیے وہ مضمون اور متن سے نہ ھٹ سکا ' یہ ایک فلسفیانہ تصنیف ھے اور ھر لحاظ سے خالصتاً ویدانتی ھے - اپنی تشریحات میں وہ کسی قدر آزادی سے کام لیتا ھے اور اس لیے مضمون سے دور معلوم ھوتا ہے • چند امور ھیں جن کی اھمیت جتانے کے لیے وہ ان پر مسلسل

زور دیتا رہتا ہے —

(۱) مرشد کی ضرورت ' جس کے بغیر حقیقی معرفت کے رموز و اسرار معلوم نہیں ہوسکتے - سچے مرشد اور سچے مرید کے خواص پر زور دیا گیا ہے —

(۲) گرو سیوا (مرشد کی دیا نت دارانہ اطاعت) کی اہمیت جتائی گئی ہے ' مرشد کامل در حقیقت خدا ہے جو جسم انسانی میں جلوہ گر ہے - اس کی تعظیم و تکریم اور اطاعت و خدمت بجالانی چاہئے —

(۳) علم و آگہی · مذہبی احکام کی بجا آوری اور خدا کی طاعت سے جو فائدے نصیب ہوسکتے ہیں ان کی بنیاد اور استحکام کے لیے زندگی کا اخلاقی پہلو دیانت داری سے سنوارنا چاہئے - زندگی اور دل کی پاکیزگی اور خلوص کے بغیر تپ اور بھکتی جیسی چیزیں پوری نہیں ہوسکتیں —

(۴) راہ معرفت اور طریق عبادت کو ایکفاتھہ نجات کا راستہ مانتا ہے لیکن یہ راستے عوام کے لیے دشوار گزار ہیں ان راستوں سے منزل مقصود پر پہنچنے ہی قعر

غرور میں گرنے کا اندیشہ لگا رہتا ہے - بھکتی کا راستہ اس قسم کے خدشہ سے پاک ہے خلوص کی ضرورت ہے اس کے بعد ا خدا کمزوروں اور گنہ گاروں کی مدد کرتا ہے اور بچالیتا ہے اس میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ خدا خود ویدانتی فلسفہ کے اصول نجات کے تینوں طریقوں دنیان مارگ (معرفت) کرم مارگ (طریقت) بھکتی مارگ (شریعت) کی تشریح کر رہا ہے اور خلوص اور پاکیزگی کو ناگزیر بتا رہا ہے ـــ

ابھنگ | ابھنگ ایک قسم کی نظم ہے جو عموماً پرمیشور کی تعریف میں کہی جاتی ہے - اس میں عام طور پر چار سے لیکر تیس تک مصرعے ہوتے ہیں ہر دو مصرعے ہم وزن ہوتے ہیں ہر مصرع دو، تین یا چار ارکان پر مشتمل ہوتا ہے مرہٹی میں یہ صنف بہت مقبول رہ چکی ہے ، اس میں جلیل القدر شعراء نے طبع آزمائی کی ہے ایکناتھ نے بھی اس کا کافی ذخیرہ چھوڑا ہے اس کے ابھنگوں کے دو مجموعے نہایت آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں ایک سنہ ۱۹۰۳ کا تکارام تاتیا ایڈیشن ہے یہ ۲۷۵۴ ابھنگوں پر

مشتمل ھے ان میں ۴۷ بھانوداس کے بھی شامل ھیں
ایک جدید ایڈیشن ترمبک ھری اوتے نے سنہ ۱۹۲۴ ع
میں نکالا ھے یہ ۴۰۰۱ ابھنگوں پر مشتمل ھے —

دونوں مجموعوں میں غیر معمولی تفاوت ھے ھم ان قدیم مخطوطات سے ناواقف ھیں جن پر ان کی بنیاد ھے متن کے باب میں بھی چند تنقیدی سوالات پیدا ھوسکتے ھیں بعض ابھنگوں کے مصنف کے متعلق بھی شبہ ھے - یہ ایسا مسئلہ ھے جس پر یہاں بحث کرنے کی گنجایش نہیں اوتے ایڈیشن ھمارے پیش نظر ھے تمام حوالے اسی سے متعلق ھوں گے —

ابھنگوں کا خلاصہ

ابھنگوں کے مضامین میں بہت تنوع ھے ان میں سے اکثر پر گہرا مذھبی رنگ چڑھا ھوا ھے بقیہ بالخصوص پوجا یاترا میلوں وغیرہ کے موقعوں کے لئے موزوں ھیں یہاں ان کا تفصیلی تجزیہ بے سود ھے بہ حیثیت مجموعی وہ فلسفیانہ مضامین کے حامل نہیں ھیں، البتہ وہ "خدا اور انسان کے تعلق" پر روشنی ڈالتے ھیں، خدا ھر نام اور ھر جلوہ میں انسان سے

بہت قریب ھے اس کو بار بار "ماں اور باپ" کے الفاظ
سے مخاطب کیا گیا ھے "اس کا رحم تمام مخلوقات کے لئے
ھے" " ذات پات کا اس کے پاس کوئی لحاظ نہیں اس
کے لئے امیر غریب سب برابر ھیں" "انسان کو اس
رشتہ میں مکر سے پاک رہنا چاھئے جو خدا کے ساتھہ ھے"
" اس کو خدا سے حقیقی محبت رکھنی چاھئے بغیر محبت
کے خدا نہیں مل سکتا مقدس مقاموں کی زیارت کو
کیوں جاتے ھو بھلے دل میں خلوص کو جگہہ ملنی چاھئے۔
کیا زیارتوں سے دل خلوص سے متصف ھوسکتا ھے؟
اس سے بہتر تو یہ ھے کہ کسی ویران یا سنسان جگہہ چلے
جائیں۔ اگر دل پر خلوص اور صاف ھے تو خدا خود
گھر میں ھے - اگر تم کو اس کی ذات میں بھروسہ ھے
تو اس کو وھاں دیکھہ سکتے ھو جہاں تم بیٹھے ھو" - ان
ابھنگوں میں ایکناتھہ کی تان جگہہ جگہہ مرشد کامل
کی ضرورت پر ٹوٹتی ھے - ایکناتھہ کے لئے مرشد خدا کا
ظہور ھے - مرشد برتر و اعلیٰ برھما ھے "نجات مرشد
کی مہربانی سے حاصل ھوسکتی ھے اس کے ذریعہ تمام

گناہ دھل سکتے ھیں اس زندگی میں حقیقی مسرت کا سرچشمہ مرشد کی مہربانی ھے - اے میری روح تو اس کی ذات میں کامل یقین کرلے" -

ان ابھنگوں میں جگھہ جگھہ مہاراشٹر کے دوسرے سادھوؤں اور بزرگوں (دنانیشور سے جنارددھن تک) کے حوالے ملتے ھیں - ٥٩ نام ھیں بعض مہاراشٹر کے باھر کے ھیں مثلاً کبیر، روھی داس وغیرہ۔ بعض کے ساتھہ تاریخی نوٹ بھی درج ھیں جیسے دنانیشور اور نام دیو کے ساتھہ۔ ایکنانھہ کے یہ ابھنگ فکر طلب مطالعہ کے مستحق ھیں اور اگر یہ تحقق ھوجاے کہ یہ سب ایکنانھہ ھی کی جنبش قلم کا نتیجہ ھیں تو اس سے اس کی زندگی اور سیرت پر روشنی پڑتی ھے -

هستا ملک | یہ ایک خالص فلسفیانہ تصنیف ھے - یہ اصل میں سنسکرت زبان میں بھی * اس

* اس کے متعلق پروفیسری بی کو ویل ایم- اے (کیمبرج) نے انڈین انٹی کیوری جلد نہم صفحہ ٢٥ پر ایک دلچسپ مضمون لکھا ھے -

پر ایکنا تھہ نے شرح لکھی ھے اس کتاب کی بنیاد ایک قصہ پر ھے جس کو یوں بیان کیا جا سکتا ھے کہ کسی برھمن کے گھر ایک لڑکے نے جنم لیا، ایک معمولی بچہ کے خواص اس سے ظاھر نہیں ہوے مثلاً جب وہ پیدا ھوا تو بالکل نہیں رویا، اس قدر خاموش اور ساکت تھا کہ پڑوسیوں نے اسے مردہ سمجھا۔ دنگورے سے گر پڑنے اور کیڑے مکوڑوں سے ستاے جانے پر وہ بے حس رھتا تھا، ماں کا دودہ پینا ترک کردیا تھا، آتھہ سال کی عمر تک وہ بالکل گونگا تھا ماں باپ نے گیا تری منتر جپوانے کی طرح طرح سے کوششیں کیں سب نا کام ثابت ھوئیں، اسی کوشش میں اس کو طعام سے محروم کردیا گیا مگر سب بے سود تھا اس لڑکے نے کھانے پینے کی بھی خواھش نہیں کی۔

ایک روز کا اتفاق ھے کہ شنکر اچاریہ اپنے پیغام کی دعوت دینے اس گھر پہنچے۔ اچاریہ نے لڑکے کو دیکھتے ھی پہچان لیا، اور چند سوالات کئے "تم کون ھو؟ کس سے تعلق رکھتے ھو؟ کہاں سے آے ھو؟ تمھارا کیا

نام ھے؟ تمھاری ذات کیا ھے؟ کب آے ھو اور کہاں جا رھے ھو؟ میرے دوستانہ سوالات کا جواب ایک دوست کی طرح دو" - لڑکے نے جواب دیا "میں آدمی ھوں نہ خدا نہ کوئی اور جاندار، میں نہ برھمن ھوں نہ چھتری نہ ویش نہ شدر، میں خالص پرماتما ھوں" اچاریہ کے مزید سوالات پر لڑکے نے کم و بیش اسی قسم کے جوابات دئیے: "میں خالص آتما ھوں اور یہ کائنات میں جو تفریقیں نظر آتی ھیں وہ دراصل وہ صورتیں اور شکلیں ھیں جن میں مختلف ناموں کے ساتھ آتما کا ظہور ھوتا ھے - اس کی ٹھیک مثال اس تالاب کی سی ھے جس کی سطح ھوا کے تیز و تند جھونکوں سے متلاطم ھو اور اس میں سورج کے مختلف عکس نظر آئیں" -

یہ خالص فلسفیانہ تصنیف ھے اس کا مقصد آتما کی وحدت کے فلسفہ کو اور اس کے اساسی تصور و تعقل کو وضاحت سے بیان کرنا ھے - تمام کائنات کا سرچشمہ ایک ھے اور یہ جو ظاھرا فرق نظر آتا ھے یہ درحقیقت کوئی فرق نہیں بلکہ ایک ھی شئے ھے جو ان

تمام صورتوں میں جلوہ گر ہے - ان رموز کے سمجھنے کے لیے مرشد کی ضرورت بتائی گئی ہے لیکن اس پر شدومد سے اصرار نہیں کیا گیا ہے - چونکہ یہ فلسفیانہ تصنیف ہے اس لیے بھکتی پر زور نہیں دیا گیا مثلاً نجات کے تینوں ذرائع کی بحث نہیں چھیڑی گئی - اس قدر ضخیم کتاب میں بھکتی کا بھی لفظ نظر سے نہیں گزرا - شرح میں جابجا بھگوت گیتا اور اپنشدوں کے حوالوں اور اقتباسات سے روشن ہوتا ہے کہ ایکنا تھہ ان مقدس کتابوں کا بڑا سر گرم طالبعلم رہ چکا ہے -

سوکاش تک | یہ سنسکرت کے آتھہ شلوکوں کی شرح ہے اس میں آتما کو کائنات کا سر چشمہ بتایا گیا ہے

اس رمز کو سمجھانے کے لیے بہت سی مثالیں دی گئیں ایک جگہ آتما اور کائنات کو سمندر اور موجوں سے تشبیہ دی گئی ہے - کائنات کی ہر چیز آتما ہے تو پھر شکل اور نام کے لحاظ سے اس کو کس طرح ایک سمجھا جاسکتا ہے اس کو طرح طرح سے واضح کیا گیا ہے ایک مثال یہ بھی ہے کہ سونا اصل شئے ہے لیکن مختلف زیوروں میں تبدیل ہونے سے مختلف نام اور شکلیں اختیار کرلیتا ہے عناصر خمسہ میں بظاہر تنوع اور

تفاوت ھے لیکن اصل میں ایک ھیں ' انسان کی روح جب آتما میں مل کر وحدت کو مان لیتی ھے تو اس کی مثال ایسی ھے جیسے کوئی دریا سمندر میں آکر ایک ھو جاتا ھے سمندر اور ندی کی شکلیں مختلف ھیں مگر پانی کی اصل ایک ھے - اس مضمون کو واضح کرنے کے لیے ایکناتھ نے اپنی مشہور ھنرمندانہ سے تشبیہوں اور استعاروں سے خوب کام لیا ھے یہ تشبیہیں اور استعارے انسانی زندگی اور مناظر قدرت سے لیے گئے ھیں ایکناتھ نے اس کتاب میں اپنے پردادا کا بھی ذکر کیا ھے —

سواتم سکھہ (انبساطروح)	یہ ایک فلسفیانہ تصنیف ھے اس میں ایکناتھ مناجات کے بعد فلسفہ کے اصول

و فروعات کی تشریحیں شروع کر دیتا ھے یہ تشریحیں فطرت اور انسانی تجربوں سے اخذ کی ھوئی تشبیہوں سے بیان کرتا ھے ' اس کے بعد ایک گرو اور ستودہ صفات معلم کی ضرورت بتاتا ھے تاکہ اس کے فیض سے وہ رموز و نکات سمجھہ میں آسکیں جن کو سمجھنے سے خود آدمی قاصر ھے - گرو کی مہربانی ضروری ھے اس کی تعظیم و اطاعت کرنی چاھیئے اس کے طفیل

میں جو نور ہمارے دل و دماغ میں پہنچتا ہے اس سے روحانی مسرت ہوتی ہے اسی لیے اس نظم کا نام سواتم سکھہ (انبساط روح) رکھا گیا ہے - اس نظم میں کہیں بھکتی کا ذکر نہیں آیا یہاں تک کہ وہ لفظ بھی استعمال نہیں ہوا ہے - ایکناتھہ اپنا تجربہ بیان کرتا ہے کہ کس طرح مرشد کامل کے طفیل میں اس کو آتما کا علم حاصل ہوا - اگر مرشد سے پر خلوص عقیدت ہو تو یہ علم ہر شخص حاصل کر سکتا ہے وہ کہتا ہے "میں نے دیوتاؤں کو بھینٹ چڑھائی اور نہ قربانیاں کر کے بے رحمی کا ثبوت دیا نہ یوگ اختیار کیا اور نہ لگاتار خدا کے نام جپے اور نہ میں نے متبرک مقاموں کی زیارتوں پر اکتفا کیا - میرے لیے میرے ذی عظمت مرشد کی پیروی اور خدمت کافی ہے" آخر میں لکھتا ہے ممکن ہے کہ یہ کتاب بے نہہ قارئین کو دقیق معلوم ہو لیکن اہل معنی کے لیے یہ سرمایہ مسرت ہے میں نے یہ کتاب روح کی بھلائی کے لیے لکھی ہے اس کے سننے سے خوشی کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں خدا کرے کہ اس کتاب کے امرت بھرے بول پڑھنے اور سننے والوں کو ہمیشہ راحت اور سکون بخشتے رہیں"

سب سے آخر میں ایکناتھہ اپنے پر دادا بھانو داس کی شاعرانہ قابلیتوں کی توصیف کرتا ھے اس کو انگور کی بیل (تاک) سے تشبیہ دیتا ھے اور بتاتا ھے کہ وہ اپنے پڑ پوتے کی شکل میں نمودار ہوئی ھے جس کو پھل پھول لگ گئے ھیں تا کہ دیوتاؤں کو مسرت و شادمانی حاصل ہو ـــ

انند الھری — یہ ایک چھوٹی سی نظم ھے خاتمہ پر ایکناتھہ اس کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان کرتا ھے کہ

" جب کوئی مرشد کا مل کے ذریعہ نجات پاتا ھے تو اس کی روح کو مسرت ہوتی ھے اسی لئے اس کا نام انند لھری (مسرت کی موج) رکھا گیا " - یہ بھی ویدانتی فلسفہ سے متعلق ھے لیکن اس میں بھکتی کا ذکر ھے اس کے ذریعہ نجات پانے سے بحث کی گئی ھے اور گرو کی ضرورت بتائی گئی-

انوبھو انند یا انند نوبھاو — یہ ایک گرو اور چیلے کے مکالمہ پر مبنی ھے- مکالمہ کا انجام یہ ھے کہ چیلے کو چاھیئے کہ وہ اپنی ذات کو برھما کی ذات سے الگ نہ سمجھے اور جب یہ سمجھہ لیا جائے تو ماننا ضروری ھے کہ تمام مخلوقات ایک ھیں- یہ کتاب سنہ ۱۹۰۳ع میں کوی سنگرہ گرنتھ مالا کی

مطبوعات کے سلسلہ میں چھپ چکی ھے —

رکھمنی سویمورا	اس کی بنیاد بھگوت پوران کے دسویں کا نڈ اترادہ اور ۵۲ ویں باب پر ھے - ایک

راجہ کی لڑکی کرشن کی خوبیوں اور دلکشیوں کا ذکر سنتی ھے اور غائبانہ اس پر عاشق ھوکر اسے شادی کے لئے انتخاب کرتی ھے اس واقعہ کو مرھٹی کے کئی شعراء نے اپنے اپنے سلیقہ کے موافق قلم بند کیا ھے ایکناتھہ نے بھی بڑی خوبی سے لکھا ھے اس کتاب کے آخر میں ایک دلچسپ اور اھم تاریخی نوٹ درج ھے - خود ایکناتھہ لکھتا ھے - " یہ کتاب ختم ھوئی بنارس کے عظیم‌الشان شہر واقع ساحل منی کرنک' میں رام کی سالگرہ کے موقع پر ماہ چیت نومی کے تیوھار کے وقت' رکھمنی سویمورا پوری کی گئی"-

ایکناتھی بھاگوت	بھاگوت پوران کے گیارھویں کانڈ کے اکتیسویں باب پر ایکناتھہ نے مرھٹی

میں شرح لکھی ھے ایکناتھی بھاگوت اور راماین' ایکناتھہ کی تصانیف میں سب سے زیادہ اھم اور درخشاں کارنامے شمار ھوتے ھیں- بھاگوت اس کا شہ کار ھے- کتاب کے آخر میں وہ لکھتا

ھے کہ '' سنہ ۱۶۳۰ بکرمی میں کارتک کے مبارک مہینے میں طلوع بدر کامل کے " دن " بروز دو شنبہ یہ شرح جنارد ھن کے طفیل میں اختتام کو پہنچی ...... میرے وطن پرتشتان واقع ساحل گوداوری میں جو سنہ رائج ھے اس میں تاریخ سلیے سنہ ۱۴۹۵ شکے سالباھن سری مکھہ سنسوت سرا میں شرح ختم ھوئی ''۔

کیشو سوامی نے ایکناتھہ کی جو سوانحعمری لکھی ھے اس سے معلوم ھوتا ھے کہ اس کتاب کے پانچ باب پٹن میں لکھے گئے اور بقیہ بنارس میں ' یہ صرف کیشو سوامی کا بیان ھے دوسرے سوانح نگار اس باب میں خاموش ھیں —

ایکناتھی بھاگوت کا لب لباب

ایکناتھہ نے شرح لکھی ھے اس لئے وہ متن اور مضمون کی حدود سے باھر نہیں گیا ' اصل کتاب کسی خاص موضوع پر بالالتزام مبنی نہیں ھے اسی لئے شرح میں بھی کوئی خاص مبحث نہیں پایا جاتا تاھم اس میں ویدانتی فلسفہ سے متعلق ممکن الفہم مسائل پائے جاتے ھیں ' مذھب ' دیہات ' معاشرتی تعلقات ' موت ' سزا جزا ' دوزخ جنت غرض انسانی

زندگی کے مذہبی اخلاقی اور معاشرتی شعبوں کے متعلق ہر چیز ملتی ہے ـــ

ایکناتھی بھاگوت کا مطالعہ کرتے وقت یہ ذہن نشین رہنا چاہئیے کہ اس کا لکھنے والا ویدوں اپنشدوں، مہابھارت، راماین اور پورانوں کے ملہمات پر عقیدہ رکھتا تھا، اس کا فلسفہ ویدانتی تھا، وہ ہندوستان میں ذات پات کی معاشرتی تقسیم کا ایک حد تک قائل تھا اپنے زمانہ کے معاشرتی رسم و رواج کا بھی کسی قدر پابند تھا یہ سب کچھہ تھا لیکن صنم پرستی کا قایل نہ تھا بلکہ در حقیقت زبردست موحد تھا - وحدانیت کا قایل ان معنوں میں کہ تمام کائنات خدائے عز و جل کا مظاہرہ ہے، تمام دیوتا اس کے اوتار ہیں تمام مخلوقات میں وہ جلوہ گر ہے ـــ

ایکناتھہ کی بھاگوت کوئی نئے عقائد اور اصول پیش نہیں کرتی ہے - مگر وہ مرہٹی ادب میں ممتاز اور لاثانی اس لئے سمجھی جاتی ہے کہ اس میں عام اخلاقی صداقتوں پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے ایکناتھہ بے ریا علم، خدا کی حقیقی و پر خلوص محبت کو نجات کا ذریعہ

سمجھتا تھا وہ تسلیم کرتا تھا کہ صرف معاشرتی معاملات میں برھمن کا درجہ کسی قدر بلند ھے لیکن ساتھہ ھی اس کا عقیدہ تھا کہ خدا کی بے خلوص محبت برھمن کو دوزخ میں لیجائیگی اور شدر اپنی سچی عبادت کے سبب جنت میں جگھہ پائے گا- وہ ذات پات کے امتیاز کو تو بظاھر تسلیم کرتا ھے لیکن اپنے عقیدہ کی بناء پر کہ خدا ھر انسان میں ھے وہ ان بندشوں کو توڑ دیتا ھے چنانچہ ھم اس عقیدہ کی عملی مثالیں اس کی زندگی میں دیکھتے ھیں- یہ کتاب اس قدر ضخیم اور اس کے مضامین میں اس قدر تنوع ھے کہ اس کا تفصیلی تجزیہ آسان نہیں تاھم یہ بیان کر دینا ضروری ھے کہ اس کی بنیاد ویدانتی فلسفہ اور نجات کے تینوں طریقوں دنیان مارگ، کرم مارگ، بھکتی مارگ پر ھے لیکن اس کتاب کا مقصد ان کی تعلیم و تلقین نہیں ھے —

خلوص، بے ریائی خدا و انسان کے ساتھہ حقیقی محبت، صداقت، ایمانداری، پاکیزہ زندگی، اخلاقی نظریے، شادی کا تقدس، خود غرضی، لالچ، مے خواری، اخلاقی

خرابی اور عام برائیوں سے نفرت یہ سب چیزیں اس کتاب کے موضوعات میں داخل ھیں —

ایکناتھی بھاگوت کو لکشمن رام چندر پانگارکر نے ایڈٹ کیا ھے اور سنہ ۱۹۱۵ ع میں نرنیا ساگر پریس بمبئی نے طبع کرکے شایع کیا ھے' یہ بہت مفید ایڈیشن ھے' اس میں مضامین کی فہرست' حاشیے' مشکل الفاظ کی فرھنگ' اختلاف نسخ سب کچھہ درج ھے -

بھاورت راماین

مہیپتی کی کتاب سے معلوم ھوتا ھے کہ والمیکی راماین کا ترجمہ ایکناتھہ کی آخری کوشش تھی' ایکناتھہ ھر روز اس کے ایک حصہ کا ترجمہ کرتا تھا اور لوگوں کو سناتا تھا "پرھیزگاروں اور بھکتوں کو اس سے بڑی مسرت ھوتی تھی وہ بڑے اشتیاق سے سنتے تھے لوگوں پر سننے سے بے خودی طاری ھوجاتی تھی" ایکناتھہ نے راماین کے ۴۴ باب ختم کردے تھے اور یدھا کانڈ شروع کردیا تھا لیکن اجل سر پر کھیلنے لگ گئی تھی' یہ آثار دیکھہ کر لوگوں کو سخت صدمہ ھوا وہ چاھتے تھے کہ اس کے قلم سے راماین مرھٹی میں منتقل

ھو اور اس کے شیریں لبوں کی جنبش سے یہ امرت بھری داستان ان کے کانوں تک پہنچے ، لیکن یدھا کانڈ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا اور انر کانڈ پورا باقی تھا کہ موت نے پیام سنایا اور ایکناتھ کو اپنا طاقتور قلم رکھہ دینا پڑا - اس نے اس کی تکمیل کا ذمہ دار اپنے ایک چیلے گاؤجي کو قرار دیا ، لوگوں نے سنا تو گاؤجی کی قابلیتوں پر شبہ کیا مگر ایکناتھہ نے اپني زندگی میں اس سے بقیہ ابواب میں سے ایک کا ترجمہ کرایا تھا لوگوں نے اس کو پسند کیا اور بقیہ ترجمہ کی خواھش کی اس طرح گاؤ جی نے باقی ابواب کا ترجمہ کیا - ترجمہ سنسکرت کے متن کے ساتھہ ساتھہ چلتا ھے لیکن مختلف مناظر کے ذکر اور وضاحت میں ایکناتھہ نے فصاحت و بلاغت کا اظہار بڑی خوبی سے کیا ھے اپنی شاعرانہ ھنر مندی سے ھندوستان کی مشہور رزمیہ نظم کو مرھٹی میں منتقل کر کے مطالعہ کے لایق بنادیا ھے —

والمیک کی راماین کے عموماً تین نسخے پاے جاتے ھیں جن کو محققین بمبئی ، بنگال اور مغربی نسخوں سے موسوم

کرتے ھیں- تینوں میں اختلاف نسخ بہت کافی ھے' مسٹر ایبٹ کا بیان ھے کہ وہ نہ بمبئی کے نسخے کا ترجمہ ھے اور نہ بنگال کے نسخہ کا۔ مغربی نسخہ بھی محققین کو حال ھی میں دستیاب ھوا ھے - پھر نہ معلوم یہ کس سنسکرت نسخہ کا ترجمہ ھے' ایکناتھہ کی راماین پنڈھر پور میں گنیش سہرکر کے اھتمام سے سنہ ۱۹۱۴ میں چھپ چکی ھے -

دنا نیشیوری کی تصحیح

مرھٹی کے جد اعلیٰ دنا نیشور نے بھگوت گیتا کی مرھٹی میں شرح لکھی ھے یہ اس کا شہ کار ھے اور اسی کی بدولت اس کا نام مرھٹی ادب میں زندہ دایم ھے کاتبوں کی غلط در غلط نقلوں نے اس کو بہت کچھہ بدل دیا تھا اور وہ عوام کی فہم سے باھر ھونے لگی تھی ایکناتھہ نے اس خطرہ کو محسوس کیا کہ شاید ایک روز اس کی حیثیت ھی کہیں بدل نہ جاے اس لئے تصحیح کا کام شروع کردیا تھا مرھٹی کی کتابوں میں لکھا ھے کہ مولانا صاحب نامی کوئی بزرگ اس زمانہ میں پٹن میں تھے وہ ایک روز ایکناتھہ کی گزرگاہ پر بیٹھہ گئے اور مخمل کے ایک بڑے ٹکڑے میں ٹاٹ کے پیوند جوڑنے لگے ایکناتھہ

نے پوچھا یہ آپ کیا کر رہے ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا " سنا ہے کہ ایکناتھہ دنانیشوری کی تصحیح کر رہا ہے تو معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مخمل میں تات کا پیوند زیب دیتا ہے یا نہیں کہا جاتا ہے کہ ایکناتھہ پر اس کا بہت اثر ہوا اور اس نے یہ کام چھوڑ دیا لیکن ایک زبردست شہادت سے پتہ چلتا ہے کہ ایکناتھہ نے سنہ ۱۵۰۶ ش میں اس کی تصحیح کی ہے' اس روایت سے پھر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایکناتھہ کو ان بزرگ نے صرف کتابت کی تصحیح کی اجازت دی ہو اور تصرف و تغلب یا تغیر و تبدل سے روکا ہو —

دنانیشوری کا ایک بہت قدیم نسخہ تنجور کے کتب خانہ میں سنہ ۱۵۱۵ ش (۱۵۹۳ع) کا لکھا ہوا موجود ہے۔ کاتب احمد نگر کا پرس رامتمجا نامی کوئی شخص تھا یہ نسخہ ایکناتھہ کی حیات میں لکھا گیا تھا اس لئے قابل وثوق ہے۔ اس نسخہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایکناتھہ نے تصحیح کی ہے۔ ایکناتھہ کے الفاظ بھی درج ہیں جس میں تصحیح کا ذکر ہے —

تعلیمات

ایکناتھہ کی شاعری اور تصانیف پر جو سطریں اوپر حوالۂ قلم ہوئی ہیں ان سے اس کی تعلیمات پر بخوبی روشنی پڑتی ہے - اس باب میں اب زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں - تاهم یہاں ان چند خاص اور اهم باتوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جن پر ایکناتھہ نے اپنی تصانیف اور عملی زندگی میں بار بار زور دیا ہے -

بھکتی

ایکناتھہ کی تصانیف میں بھکتی کی لے جابجا سنائی دیتی ہے - بھکتی سے اس کی جو کچھہ مراد ہے اس کو اس نے خود هی بہت وضاحت سے بیان کیا ہے - اس کے نزدیک بھکتی ایک شاهراہ ہے جس پر چل کر انسان خدا کی معرفت اور اپنی نجات حاصل کرسکتا ہے - اس خیال کی تشریح اس نے جگہ جگہ کی ہے :-

" جو بھاگوت کی پرستش پر بھروسہ کرتا ہے (مذهبی) پابندیاں اور احکام اس کے غلام هوجاتے هیں - جو

دل سے بھکتی کے احکام بجا لاتا ہے روح کائنات اس سے خوش ہوتی ہے - سچے سادھو کی علامت وہ جانثاری ہے جس سے وہ اپنے آپ کو مذہبی کاموں میں وقف کر دیتا ہے، روحانی جنت کے لئے راستہ صاف کرتا ہے اور اپنے حسن عمل سے مسرت کو فتح کرتا ہے - بھکت جس چیز پر نظر ڈالتا ہے اس میں اس کو خدا دکھائی دیتا ہے - ہر خوشبو اور خوشبودار چیز بھکت کے لئے محبت کا عطر ہے - جہاں کہیں بھکت کا قدم پڑتا ہے وہی راہ خدا ہے۔ راہ عبادت میں بھکت جو قدم اٹھاتا ہے وہ حقیقت ابدی کے لئے تحفہ نیاز ہے " —

ہم گذشتہ اوراق میں لکھ چکے ہیں کہ ایکنا تھ بھکتی کو یوگ کے مقابلے میں کس طرح اپنے شاعرانہ زور اور قوت سے منواتا ہے (ملاحظ ہوں صفحات ۱۷ - ۱۸) —

یہ محض بھکتی پر والہانہ عقیدہ رکھنے کا نتیجہ تھا کہ اس کو پٹن کے ویدک برہمنوں سے مدۃالعمر بر سر پیکار رہنا پڑا - ان برہمنوں کی مخالفت اور مجادلہ کی اس کے نزدیک کوئی وقعت نہیں تھی - وہ وید کے بنیادی

اصولوں کو پس پشت ڈال کر نہایت بے باکی سے بھکتی کی عظمت کو دنیان مارگ (راہ معرفت) کے مقابلے میں نافذ کرانا چاھتا ھے - وہ بھکتی کو ایک کشتی سمجھتا تھا جس کے ذریعے شدر اور عورتیں گناھوں کے منجدھار سے نکل کر ساحل نجات تک پہنچ سکتے ھیں - اس خیال کی پاداش میں ویدک برھمن اس کو ناپاک کہتے تھے خود ایکناتھ کے الفاظ ھیں :-

" لوگ مجھے جو روح کائنات کا ایک غلام ھے ناپاک کہتے ھیں - ان کے نزدیک دوسری ناپاک چیز گنگا (گوداوری) ھے جو میرے گناھوں کے میل کو صاف کرتی ھے - میرے وہ بے غرض دوست جو میرے کپڑے دھوتے ھیں ان کی نظر میں ناپاک ھیں - ھاں ! اور سنو وہ میرے مرشد کو بھی ناپاک کہتے ھیں جس نے جناردھن کے (غلام) ایکناتھ کو عظمت بخشی ھے " -

اس لعن طعن اور سب و شتم کی تلخی کو ایکناتھ نہایت خندہ پیشانی سے گوارا کرتا ھے اور اس کا جواب نہایت نرمی اور بلند حوصلگی سے دیتا ھے :-

" جو میری تعریف کرتا ہے اور جو مجھ سے نفرت کرتا ہے دونوں کا رتبہ میرے نزدیک شفیق ماں کے برابر ہے - میں اپنے نفرت کرنے والوں کو سچی ماں کے برابر سمجھتا ہوں - وہ میرے مہربان ہیں - وہ اپنے تلخ الفاظ سے ٹھیک اسی طرح میری روح کو پاک کرتے ہیں جس طرح ماں بچے کے جسم کو نہلا کر پاک صاف بنادیتی ہے - وہ دراصل میرے دوست ہیں اور مجھے قوت بخشتے ہیں میں انہیں اگر الزام دوں تو گنہگار ہوں - ان کی نفرت کس قدر مبارک ہے کہ دوئی کے پنجے سے چھڑاتی ہے - وہ بڑے محسن ہیں - یہ نفرت کرنے والے واجب التعظیم ہیں - جس نے نفرت کی تلخی گوارا کرلی اس نے نجات اور آزادی کا راستہ پا لیا " -

ایکناتھ کی تصانیف میں جابجا یہ خیال صاف طور سے پایا جاتا ہے کہ انسان مجاز سے حقیقت تک پہنچ سکتا ہے - وہ اپنی کتاب بھاگوت گیتا میں لکھتا ہے " نجات کامل دینے والا کرشن ہے لیکن اس تک رسائی کیونکر ہو ؟ وہ اپنی وسعت میں بے صفات اور خارج از بیان ہے - یہ سب

کچھہ ھے لیکن اگر کوئی اس کی صفاتی تصویر کو مضبوطی سے دھیان میں رکھے تو دوئی کے احساسات فنا ھو جاتے ھین - اگر کسی کے دل میں اس کی تصویر پورے طور سے نہیں آتی ھے تو وہ اس کی خدمت استقلال سے کرے - حیات و ممات کا سوال اتھہ جاتا ھے - اگر کوئی شخص اس سے بھی معذور ھے تو وہ اس کے ناموں کا ورد کرے - لگاتار نام جبنے کی بلند آواز میں خود کرشن موجود ھے - ...... اگر کسی کے دل مبں خدا کی محبت کا حقیقی جذبہ موجود ھے تو وہ سچا بھکت ھے - کرشن اس کے جذبۂ محبت سے خوش ھوتا ھے اور ڈھونڈھنے والے کو شانتی بخشتا ھے اس وقت من و تو کا امتیاز اتھ جاتا ھے ' -

اسی خیال کو دوسری جگہ شاعرانہ انداز میں بیان کیا ھے :-

" جس طرح گھی کے تبنے سے سوندھی بو آتی ھے اسی طرح مستتر و پوشیدہ ذات کے جلوہ گر ھونے سے مشام روح خوش ھوتی ھے - راہ (حقیقت) ظلمات میں گھری ھوی ' تاریک اور نامعلم ھے - خیال اور الفاظ اس تک نہین پہنچتے ھیں - مقدس کتابیں خاموش ھیں - ویدٗ

ایک حرف بھی نہیں کہتے - خدا کا جلوہ کس قدر صاف اور قریب ہے - ہماری تمنا پوری ہوجاے اگر وہ اپنی جھلک دکھا وے ...... یہ لو! وہ ابدی مسرت کامل گویند یہاں خوش و شادماں موجود ہے اگر ہم نے اس کا محبت بھرے دل سے دھیان کیا - یدھا تم کو جاننا چاہئیے کہ خدا قوت، ہست، شہرت اور عظمت دیتا ہے - میری آنکھیں خدا کے نظارے سے روشن ہوجاتی ہیں، میں حیات ظاہری کے پھندے سے چھوٹ جاتا ہوں اور خواہشات کا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے - جس طرح چراغ کی روشنی میں پوشیدہ چیزیں نظر آتی ہیں اسی طرح دھیان کے نور میں دورکشیدہ ودوردست خداہمارے قریب آجاتا ہے"۔

ایکناتھہ آتما کی وحدت کا قائل تھا - اس کے نزدیک تمام کائنات کا سرچشمہ ایک ہے یہ جو ظاہرا فرق اور امتیاز نظر آتا ہے دراصل دھوکا ہے - اس مضمون پر اس کی دو کتابیں ہیں سواتم سکھہ اور سوکاش تک - ان کے متعلق جو سطریں لکھی گئی ہیں ان سے اس موضوع پر بخوبی روشنی پڑتی ہے (ملاحظ ہوں صفحات ۹۳ تا ۹۶)

گرو مرشد کامل کی ضرورت پر ایکناتھ نے بڑے شد و مد سے زور دیا ھے اس کے جو عقاید مرشد کے بارے میں ھیں ان کا اندازہ اس کی تصانیف کے خلاصوں سے ھوگا - یہاں اس کا ایک اقتباس درج کیا جاتا ھے -

"مرشد دل کے سخی اور مہربان ھیں - وہ ماں باپ سے زیادہ شفیق ھیں - انھوں نے وہ نعمتیں عطا کی ھیں کہ مجھہ عاجز بیان کے لئے ان کی تعریف کا حق ادا کرنا دشوار ھے - انھوں نے مجھے بچایا ھے اور نجات کا سیدھا راستہ بتایا ھے" -

مرشد کی عظمت ایکناتھ کے دل میں اس قدر زبردست تھی کہ اس نے اس کو حقیقی خدا تک کہہ دیا ھے چنانچہ اس کے ابھنگوں اور دوسری تصانیف میں اس کے حوالے ملتے ھیں -

من ایکناتھ نے یہ خیال پیش کیا ھے کہ "من" مسرت اور رنج کا سبب ھے - رنج و مسرت کا باعث دیوتا، آتما، ستارے اعمال وغیرہ نہیں - یہ خیال، ارادے اور حافظے سے پیدا ھوتے ھیں -

"من" کا تعلق انسان کی جان سے زیادہ ہے وہ انسان کو اکثر بھٹکا دیا کرتا ہے اور بے اطمینانی اور خواہش رانی کا باعث ہوتا ہے۔ اس پر قابو پانے کے بس دو ہی طریقے ہیں پہلا نیک خیال دوسرا بھکتی۔ اگر انسان اپنے خیالات کو نیکی کی طرف لگائے رکھے یا بھکتی کا راستہ اختیار کرے تو "من" قبضہ میں رہتا ہے۔ خیالات کی نیکی بھی بھکتی سے پیدا ہوتی ہے۔

ترک دنیا

ایکناتھ نے ترک دنیا کی تلقین تو نہیں لیکن اس کی تصانیف میں چند اشارے ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دنیا کی خود غرضی اور دنیا داری کی مذمت کرتا تھا۔ وہ حرص دنیا کی پردہ دری کرتے ہوئے لکھتا ہے: 'یہ مسلمہ ہے کہ دولت کا غلام زندگی میں مسرت سے نا آشنا رہتا ہے۔ دولت کی حفاظت اس کے لئے عذاب جاں ہے۔ اگر اس سے وہ چلی جاے تو اس کا دم نکل جاتا ہے۔ دولت جمع کرنے میں بڑی دشواریاں ہیں۔ اس کو سنبھال رکھنے میں دوسروں سے بڑی کشاکش کرنی پڑتی ہے۔ دولت کا نقصان موت کا پیغام ہے۔ دولت کا عاشق

ہمیشہ مصائب سے ہمکنار رہے ...... اس کو دنیا میں مسرت و آرام کا نام نہ لینا چاہیئے"۔ یا جمع کی ہوئی دولت کا جو انجام ہوتا ہے اس کا ذکر کیا ہے :- "وہ جو اپنے خاندان کو خوش نہیں رکھتا اور نہ خود لطف اٹھاتا ہے اور وہ جو اپنا روپیہ خیراتی کاموں میں خرچ نہیں کرتا ہے، اس کے پانچ حقدار ہیں - رشتہ دار، چور، بادشاہ، آگ اور بیماری - بخیل کی جمع کی ہوئی دولت کے یہ حقدار ہیں جو آتے ہیں اور اس کو اڑا دیتے ہیں" -

ازدواجی زندگی

ایکنا تھہ ازدواجی زندگی کو تجرد پر ترجیح دیتا تھا وہ گرہست آشرم کو دنیا کے تمام مقدس آشرموں سے افضل سمجھتا تھا - اس آشرم میں احساسات اور خواہشات کی قوتیں غلام بن کر رہتی ہیں : "اُس سنیاسی کے مقابلہ میں ایک شادی شدہ لایق وقعت ہے جس کی زندگی روحانی مقصد کے حصول میں صرف نہیں ہوتی ہے"۔ خواہش پرست سنیاسیوں کے حق میں وہ صاف صاف لکھتا ہے :-

" وہ جو اپنی وفادار بیویوں کو چھوڑ کر سنیاسی بن جاتے

هیں ' موت کے بعد ان کا ٹھکانا جہنم ہے - یہ صحیح ہے کہ وہ علائق دنیا کی زنجیروں کو توڑ دیتے ہیں لیکن اگر ان کا دل چیر کر دیکھو تو اس میں حسین عورتوں کا ایک پرستان نظر آے گا - وہ خدا کے مقدس نام پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں اور اس غلط فہمی میں ہیں کہ بدی کا باعث عورت ہے - جنار دھن کا (غلام) ایکناتھہ کہتا ہے کہ سچے سنیاسی کی تعریف معلوم کرنی ہو تو گیتا دیکھو جس میں کرشن نے اس کی تشریح کی ہے "-

تناسخ

تناسخ کے متعلق ایکناتھہ کا جو خیال ہے وہ اس کی کتاب بھکشو گیتا (صداے درویش) کے اقتباس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے :-

" کرم سے نیا جنم لینے کا خیال جہالت سے پیدا ہوتا ہے- آتما ان چیزوں سے بہت دور اور پاک ہے - جو خیال کرتے ہیں کہ آتما کو کرم کے پیدا کردہ غم و مسرت کا احساس ہوتا ہے وہ احمق ہیں - .. ... کرم قطعاً مردہ و بے جان چیز ہے اور آتما بالکل خالص ، کرم میں تنوع ہے اور آتما غیر محدود اور مطلق - کرم محدود اور پابند

ہے - آتما ادراک اور مسرت کی شکل میں موجود ہے اور کرم ایک دھوکا ہے جو مایا سے پیدا ہوتا ہے - آتما کو اس مایا سے کوئی تعلق نہیں - کرم پرماتما سے نا آشنا ہے - جہاں پرماتما ہے وہاں کرم کا وجود نہیں - آتما کی اصل حقیقت سے کرم کا رشتہ جوڑنا غلط قیاس ہے'' -

ذات پات

ایکناتھ کی زندگی کا سب سے زیادہ اہم مسئلہ ذات پات کا عدم امتیاز ہے - وہ ذات پات کا قائل نہیں تھا - اس کا ثبوت اس کی تصانیف اور زندگی میں جا بجا ملتا ہے - وہ صاف لکھتا ہے : خدا کی نظر میں ذات پات کوئی چیز نہیں - وہ ادنیٰ اعلیٰ کی تفریق نہیں کرتا ہے تمام ذاتیں نجات حاصل کر سکتی ہیں'' - اس کو یقین تھا کہ برھمن سچی عبادت کے بغیر جہنم کا سزاوار ہے اور شدر پُرخلوص عبادت کے صلے میں بہشت کا مستحق ۔ اس کا مضبوط عقیدہ تھا کہ خدا ہر انسان میں جلوہ گر ہے اسی خیال کے ماتحت وہ تمام بنی نوع انسان کو ایک خانوادہ سمجھتا تھا اور بے دریغ نیچ ذات والوں سے گھل مل جاتا ہے :-

" لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں اور شدروں کا درجہ پست ہے لیکن جب تم مانتے ہو کہ خدا ہر جگہ ہے تو شدر کے دل سے کیسے دور ہوسکتا ہے - کیا شدر وہاں سے نہیں آیا ہے جہاں سے برہمن آیا ہے ؟ کیا اس کا جسم عناصر خمسہ سے نہیں بنا ؟ کیا اس کے لئے موت اور حیات نہیں ؟ ایکناتھ کہتا ہے گمراہ ہیں وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ شدر کی ذات پست ترین ہے "۔

ان خیالات کے باوجود ایکناتھ کی تصانیف میں بعض ایسے اشارے ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ معاشرتی تفریق کا کسی قدر قائل تھا - وہ برہمن کو معاشرت میں کسی قدر اونچی جگہ کا مستحق سمجھتا تھا لیکن بحیثیت انسان برہمن اور شدر دونوں کو ایک سمجھتا تھا -

کرتن

مذہبی مشاغل میں ایکناتھ کرتن کو خاص جگہ دیتا ہے - وہ لکھتا ہے : -

" کرتن کا لطف وہی اٹھاسکتا ہے جس کا دل پاک ہے - وہ تمام گنہگار بدنصیب ہیں اور ان کے لئے تینوں دنیاؤں میں مسرت کا کوئی مقام نہیں جو کرتن سے لطف اندوز

نہیں ہوتے ہیں - ان کے لئے یقیناً مشکلات کا سامنا ہے " -

بت پرستی کی مذمت

ایکناتھہ کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والا ضرور محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک پر خلوص موحد اور خدا پرست تھا - اس نے بار بار خدا کی وحدانیت پر زور دیا ہے اور صنم پرستی کی مذمت کی ہے :-

" وہ لوگ کس قدر احمق ہیں کہ انسان کی طرح پیدا ہوتے ہیں لیکن حقیقی خدا کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے ہیں - وہ پتھر کے خدا بناتے ہیں اور ان کو سیندور سے آلودہ کرتے ہیں - ایسے خداؤں کے سامنے جاہل پیمان وفا باندھتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں اور ان پتھروں کو ناحق کانٹوں میں گھسیٹتے ہیں - ایسا کرنے سے وہ خدا اور خود اپنا رتبہ گھٹاتے ہیں - ایکناتھہ کہتا ہے کہ ایسی پرستش گدھے کو پوجنے کے برابر ہے " -

اخلاقیات

ایکناتھہ نے اپنی شاعرانہ تصانیف میں اخلاقیات کی اہمیت کو جتایا ہے اس کے نزدیک اس شخص کی عبادت جھوٹی ہے جس کی زندگی کا اخلاقی پہلو آراستہ نہیں - مذہب اور اخلاق کو وہ لازم و ملزوم سمجھتا تھا -

دل اور زندگی کی پاکیزگی کے بغیر خدا کی پر خلوص عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکتا - وہ بار بار زندگی کے اخلاقی اور عملی پہلو کی آراستگی پر زور دیتا ہے - ایکناتھی بھاگوت میں عام اخلاقی صداقتوں کو بڑے شد و مد کے ساتھہ ناگزیر بتلا یا گیا ہے - اخلاق حسنہ کی تلقین اور ذمائم اخلاق کی پردہ دری کی گئی ہے - اس نے جن عام اخلاقی صداقتوں پر زور دیا ہے ان میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں - بے ریائی ' سچی محبت ' صداقت ' دیانت ' خلوص ' تقدس از دواج ' خدمت والدین ' بدچلنی سے پرہیز اور خود غرضی ' حرص ' مے نوشی وغیرہ سے نفرت -

---

تعلیمات پر تبصرہ

ایکناتھہ کی تعلیمات کے متعلق بعض اعتراضات ہوسکتے ہیں کہ اس قدم روشن خیال اور وسیع نظر اخلاقی معلم اور مصلح ہونے کے باوجود اس سے چند افعال اور خیالات ایسے سرزد ہوئے ہیں کہ جو آج لایق قبول نہیں '

مثلاً جل سمادھی کا واقعہ - اس میں شبہہ نہیں کہ اس زمانے میں زندہ در گور ہوجانے کی رسم عام تھی - اس میں جو روحانی اور مذہبی اسرار سمجھے جاتے تھے آج وہ قرین عقل نہیں معلوم ہوتے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایکناتھہ اپنے زمانے کی پیداوار تھی اس کا پیغام اپنے عہد کے لئے تھا - اس کی بہت سی تعلیمات آج بے مصرف بلکہ مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہیں لیکن اس زمانے میں اس کی ضرورت تھی - ایک اور بات غور کرنے کے قابل ہے کہ ایکناتھہ کی تصانیف اور زندگی میں بہت کم ایسے مقامات ملیں گے جن میں تضاد ہو اس کے قول اور فعل میں یکسانیت اور ہم آهنگی تھی - اس کے خیالات عام مذہبی معتقدات سے بہت بلند تھے وہ کسی قدر عجیب اور نئے تھے اسی لئے سوانح نگاروں نے اس کی حیات قلم بند کی تو بہت سے باتیں توجیہہ و تشریح کے طور پر اضافہ کردی ہیں - یہ سوانح نگاروں کی جدتیں ہیں جس نے بڑھی حدتک ایکناتھہ کی حیات میں غیر متعلق اور فرضی باتوں کا اضافہ کردیا ہے اور اس کی تصویر اس رنگ میں سب پیش کی ہے کہ اس زمانے کا عام ہندوؤں کے معتقدات سے

موافقت کرے - وہ موحد تھا خدا کی وحدانیت پر زور دیتا تھا اور بت پرستی کی کھلی مذمت کرتا تھا لیکن سوانح نگاروں نے بت پرستی اس کے ایمان میں داخل کر دی ہے اسی طرح ذات پات کے امتیاز کا دشمن تھا اور بڑی دلیری سے ان بندشوں کو توڑ دیتا تھا لیکن سوانح نگار اس کی عجیب و غریب توجیہات پیش کرتے ہیں - گذشتہ اوراق میں ہم نے ایسی چند باتیں اس کی حیات میں لکھی ہیں جو اس کی تعلیمات سے موافقت نہیں کھاتی ہیں - ان کے لکھنے کا مدعا محض یہ ہے کہ سوانح نگاروں کی کارستانیوں کا اندازہ ہو اس کی تصانیف اور تعلیمات کا مقابلہ مورخوں کے بیانات سے کیا جاے - جو باتیں مورخین اس سے منسوب کرتے ہیں اس کی تصانیف سے اس کی تردید ہوتی ہے - ایسی حالت میں سواے اس کے تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ مورخوں اور سوانح نگاروں نے ایکناتھہ کی تصویر کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے - ضرورت ہے کہ اس کی تصانیف کا علمی و اصولی مطالعہ کرکے اس کے حقیقی خیالات معلوم کئے جائیں لیکن بڑا غضب یہ ہے کہ اس کی بعض تصانیف میں الحاقی حصے داخل ہوگئے ہیں جو یقیناً دوسروں کے ذہن

ان کی چھان بین اور تحقیق و تدقیق ضروری ھے - اگر یہ کام ھوگیا تو ھمیں یقین ھے کہ ایکناتھہ کی سچی تصویر ھماری آنکھوں کے سامنے ھوگی اور اس میں تصوف کا رنگ نمایاں ھوگا - اس کی تصانیف ارر تعلیمات کا بڑا حصہ ایسا ھے جس پر صوفیانہ تعلیم کے بین اثرات پڑے ھیں یہ سب جناردھن اور ان کے دولت آبادی بزرگ کا فیضان ھے -

---

ایکناتھہ کی اھمیت

ایکناتھہ کی اھمیت کے گوناگوں پہلو ھیں - عام مطالعہ کرنے والوں کے لئے اس کی زندگی بڑی سبق آموز ھے - اس کی حیات عزم ' استقلال ' خلوص ' دیانت ' حلم و حیا مہر و محبت ' ایثار ' تن دھی اور جانفشانی کی داستان ھے - اس کے خیالات اور معتقدات سے کوئی موافقت کرے یا نہ کرے لیکن یہ ماننا پڑتا ھے کہ اس نے اپنی اخلاقی اور ایمانی قوتوں سے کام لیا اور نہایت خلوص اور استقلال سے اپنے مقاصد

کی مہم سر کی - اس کی عظمت کا راز اس کے خلوص میں ھے - یہ ایسا زبردست حربہ تھا کہ اس نے رسم و رواج، قدامت پرستی اور مذھبی جہالت کے کوہ پیکر دیو تسخیر کر لیے - اس کی حیات کا مطالعہ خلوص کی عملی تعلیم ھے —

مرھٹی شاعروں اور سادھوؤں پر ایکناتھہ نے اپنی شاعری اور تعلیمات کے گہرے نقوش چھوڑے ھیں - اس کی تصانیف اوروں کے خیالات کا سر چشمہ تھیں اور اس کی تعلیمات بعد کے سادھوؤں مذھبی اور اخلاقی معلموں کے لیے مشعل ھدایت - اس کا ثبوت ان شاعروں اور سادھوؤں کی تصانیف ھیں جنھوں نے اس کے احسانات کا اعتراف کیا ھے - ذیل کے سادھو شاعروں نے ایکناتھہ کا ذکر بڑی احسان مندی سے کیا ھے —

(۱) مہپتی - (۲) یدھا چند گھنا - (۳) رنگناتھہ -
(۴) سیورام سوامی - (۵) رام ولبھہ داس - (۶) سدہ چیتنا نا -
(۷) مکند - (۸) جیارام سوتا - (۹) یدھا و اسوتا (۱۰) کھلدےرائے -
(۱۱) مکتیشور - (۱۲) داسونپت - (۱۳) تکارام - (۱۴) نلوبا -
(۱۵) کرشنادیارنو - (۱۶) سری دھر - (۱۷) دیوداس -

(۱۸) ایکھی وراودھت - (۱۹) امرت رائے - (۲۰) اتسارام -
(۲۱) رام داسی - (۲۲) موروپنت —

ان میں مکتیشور اور تکارام کے خاص طور پر تمام خیالات اور موضوعات کا سر چشمہ ایکناتھہ کی تصانیف ھیں - مکتیشور تو اس کا نواسا تھا ھی، اپنے نانا کے فیضان صحبت و تعلیم سے وہ مرھٹی زبان کا سب سے زیادہ بلند پایہ لطیف گو اور جذبات نگار شاعر بن گیا - تکارام بھی عرصے تک پٹن میں رھا اور ایکناتھہ کی تصانیف کا مطالعہ بڑی سرگرمی اور انہماک سے کیا - ان سادھو شاعروں میں کرشنا دیار نو معاصر ایکناتھہ بھی قابل ذکر ھے یہ وھی شاعر ھے جو بھوانی کا پرستار تھا اور جس نے رامائن کا ترجمہ کیا تھا یہ پٹن کا باشندہ تھا اس کا متھہ اب تک پٹن میں موجود ھے - مشہور ھے کہ رام ولبھہ داس تکارام کا ھم عصر اور دولت آباد کے وزیر اعظم کا بیٹا تھا - کسی جنگ میں اس کو فتح ھوی - فتح و ظفر کی ترنگوں اور نصرت و اقبال کی امنگوں کے مزے لے ھی رھا تھا کہ لوٹ گھسوٹ کے مال میں ایکناتھی بھاگوت کے نسخے پر یکایک نظر پڑی اس کو فوراً اٹھا لیا

اور اس کے اس طرح مل جانے کو لطف یزدانی سمجھا حکومت و دولت اور شوکت و شان کو لات مار کے مذہبی زندگی بسر کرنے لگا -

ان خواص اهل قلم سادهوؤں اور شاعروں کے قطع نظر ایکناتهه کی تعلیمات کے اثرات اهل مهاراشٹر پر نہایت وسیع هیں - علاقۂ مهاراشٹر کی مختلف جاتراؤں ' میلوں اور خصوصاً پنڈهر پور کی جاترا میں لاکهوں نفوس جمع هوتے هیں ایسے موقعوں پر اکثر لوگ مرهٹی کے سادهو شاعروں کی تصانیف جن کو عموماً وہ حفظ کر لیتے هیں خاص لے میں گاتے هیں - ایسے لوگوں کو " وارکری ' کہتے هیں - هر وارکری کے گلے میں ایک جهانجهہ لٹکتی رهتی هے وہ اس کو بجاتا اور گاتا جاتا هے ' ایکناتهه کی حسب ذیل کتابیں عموماً بڑے شوق سے حفظ کی جاتی هیں اور ایسے موقعوں پر عقیدت سے گای جاتی هیں :-

(۱) بهاگوت - (۲) ابهنگ - (۳) بهاورت راماین -

(۴) رکهمنی سویمور - (۵) هستا ملک -

ساڑهے تین سو سال سے ایکناتهه کی تصانیف مسلسل

و متواتر عوام کے گوش گزار ہوتی چلی آ رہی ہیں اس لیے لازمی طور پر اس کی تعلیمات کا بین اور گہرا اثر عوام پر پڑا - ایکناتھہ کے فیض اور اثر کا اندازہ پٹن کی جاترا کے موقع (مارچ) پر سال ہوسکتا ہے جب کم و بیش ایک لاکھہ نفوس زراعت کے اہم کارو بار کو چھوڑ چھاڑ اور سال بھر کی جانکاہ محنت کے ثمرے یعنی کٹی ہوی فصل کو کافی حفاظت کے بغیر اس کے مندر کی زیارت کو چلے آتے ہیں اور دن رات ' بھانوداس ایکناتھہ " کی صدائیں بلند کرتے ہیں ——

ایکناتھہ کی یاد گار میں مہینے میں دو بار، ماہانہ ' سہ ماہی ' ششماہی ' نہ ماہی اور سالانہ میلے بتدریج چہل پہل اور رونق کے ساتھہ لگتے ہیں - ان میں سالانہ میلہ جو پھاگن میں ہوتا ہے خاص طور سے مشہور ہے یہ در اصل اسی رسم کی تجدید ہے جس کی بناء ایکناتھہ نے ڈالی تھی - ان میلوں میں لوگ عقیدت و محبت کے جذبات لے کر آتے ہیں اور وفاداری کے پیمان کو مضبوط کرتے جاتے ہیں - ان میلوں کی رونق میں سال بسال ترقی ہوتی جاتی ہے اور امید ہے کہ اگر ذرایع آمد و رفت میں سہولت پیدا ہوگئی تو اس میں

بین اضافہ ہوگا ۔

ان اثرات پر نظر کرکے ماننا پڑتا ہے کہ ایکناتھ کو اہل مہاراشٹر کی مذہبی و اخلاقی زندگی میں خاص دخل ہے اس کا نام مہاراشٹر میں گوش زد خاص و عام ہے اور مرہٹوں میں عام اتحاد اور یگانگت کا باعث ہے - اس نقطۂ نظر سے اس کی حیات کا مطالعہ ہر محب وطن پر فرض ہے ۔

مرھٹی الفاظ کی فرہنگ

ابھشیک : مورت کو قایم کرنے اور اس پر منتر وغیرہ جپ کر خدائی رتبہ دینے کی رسم-

ابھنگ : ملاحظہ ہو صفحہ ۸۷ -

آتما : (۱) روح انسانی (۲) روح کائنات -

آرتی : (۱) تھال جس میں شمع دان ہوتا ہے اور جو پوجا کے وقت مورت پر واری جاتی ہے - (۲) رسم جس میں آرتی واری جاتی ہے (۳) وہ نظم جو اس رسم میں گائی جاتی ہے —

آشرم : (۱) سادھوؤں اور رشیوں کی قیام گاہ (۲) زندگی کے مختلف چار مراتب جو عمر کے لحاظ سے ہوتے ہیں - (الف) برہم چاریہ آشرم - تجرد اور طالب علمی کا زمانہ (ب) گرھست آشرم - ازدواجی زندگی (ج) وانپرست آشرم - وہ زمانہ جب عمر بڑھتی جائے اور افکار دنیا کم کر کے جنگل میں دھیان گیان کیا جائے؛ خلوت گزینی (۴) بھکشو (یا) سنیا سی آشرم - درویشی؛ علائق دنیا کو یک لخت توڑ کریاد الٰہی میں ہمہ تن مصروف ہو جانا -

برھم،برھما: کائنات کا سر چشمۂ آغاز؛ وہ جو تمام کائنات میں جلوہ گر ہے؛ وہ جس سے تمام کائنات کا وجود ہے- موجودات کی صرف شکلیں اور نام مختلف ہیں لیکن ان کی حقیقت طرح برہم کی حقیقت ہے - برہم کو " مایا" سے ممیز کیا جاتا ہے مایا ایک سراب اور دھوکا ہے جو جہالت سے پیدا ہوتا ہے -

بھکت، بھکتی : ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۵

بھکتی مارگ : بھکتی کا راستہ ؛ نجات کے تین رستے ہیں - (۱) دنیاں مارگ (راہ معرفت) یہ فلسفہ کے نزدیک خاص اہمیت رکھتا ہے اس کے ذریعے خدا کا علم ہوتا ہے اس علم سے جہالت دور ہوتی اور مسرت و

الم کے اسباب کا نور ہو جاتے ہیں - (۲) کرم مارگ [راہ اعمال] - گذشتہ جنم میں جو اعمال سر زد ہوتے ہیں ان کا اثر دوسرے جنم پر مسرت و الم کی شکل میں پڑتا ہے - یہ دونوں طریقے خطرناک ہیں ان کو حاصل کرنے سے غرور پیدا ہوتا ہے جو تباہی کا باعث ہے (۳) بھکتی مارگ ادنیٰ اعلیٰ سب کے لئے ہے - خدا کی ذات پر بھروسہ کرنا اور اس سے پر خلوص محبت رکھنا یہی اس طریقے کے لوازم ہیں اس لفظ کے لغوی معنی دوسرے ہیں لیکن یہاں مجازاً اس سے مراد انسان کی داخلی اور خارجی اخلاقی پاکیزگی اور خلوص سے ہے -

پراکرت : غیر شستہ زبان؛ مرھٹی سادھو شاعروں نے مرھٹی کے لئے سنسکرت کے مقابلہ میں استعمال کیا ہے ؛ عام اور مشترک زبان -

پرساد : تبرک -

پرماتما : روح کائنات ؛ وہ روح جو تمام موجودات میں ہے یا جس سے تمام موجودات کا وجود ہے ؛ برھم -

پوران : ھندوؤں کا مقدس مذہبی ادب جو مختلف اٹھارہ کتابوں پر مشتمل ہے- ان میں بھاگوت خاص اھمیت رکھتی ہیں یہ کرشن کے سوانح اور تعلیمات پر لکھی گئی ہے اور مرھٹہ سادھو شاعروں کے خیالات و موضوعات کا سر چشمہ ہے -

تپ : ریاضت شاقہ ؛ اصل میں اس کے معنی جوگیوں کی انتہائی سخت ریاضتوں کے ہیں لیکن عام طور سے اس کے معنی مذہبی احکام کی تعمیل کے ہیں - یہ جپ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو اس کا مفہوم ظاہری اور رسمی مذہبی پابندی کے ہوتے ہیں اور جپ کے معنی راہ عبادت میں اندرونی اور روحانی قوتوں سے کام لینے کے ہیں -

جپ : دیکھو تپ -

جل سمادھی : دیکھو سمادھی -

دنیان مارگ : دیکھو پھکی تارگ -

دیشستھہ . برھمنوں کے مختلف فرقوں میں سے ایک فرقہ -

سدا ورت : سدا برت ؛ کھانا ' خیرات وغیرہ تقسیم کرنا -

سمادہ : (۱) جوگی یا سنیاسی کے دفن ہونے کی جگہ (۲) جوگیوں کے زندہ در گور ہوجانے کی رسم ' مافوق العادت قوتوں سے کام لےکر روح کے چھہ دشمنوں پر غلبہ پانے سے روح و جسم میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا اس لئے موت و حیات کا فرق اٹھہ جاتا ھے اور اسی لئے جوگی زندہ در گور ہو جاتے ھیں یا پانی میں ڈوب کر مر جاتے ھیں - پانی میں ڈوبنے کی رسم کو جل سمادھی کہتے ھیں -

شانتی : روحانی اطمینان ؛ دلی تسکین -

شلوک (۱) نظم یا بند جس میں چار مصرع ہوں - (۲) حمد - (۳) سنسکرت کی کسی مذھبی کتاب کا اقتباس -

کام دھنیو : کام دھین ؛ اندرا کی گاے جس کی نسبت عقیدہ ھے کہ اس سے جو چیز مانگو وہ مہیا کرتی ھے - مجازاً بہت دودہ دینے والی گاے -

کانڈ : کتاب کا حصہ ؛ باب -

کرتن خدا کی حمد گانا ؛ گا بجا کر خدا کے ناموں کا ورد کرنا ؛ گا کر کسی مذھبی موضوع پر تقریر کرنا -

کرم : اعمال جو آیندہ جنم پر رنج و مسرت کی شکل میں اثر ڈالتے ھیں -

کرم مارگ : دیکھو بھکتی مارگ -

گائیتری : ایک منتر ھے ؛ ویدوں کی ایک مقدس نظم جس کا ورد صبح اور شام کی پوجا کے وقت برھمن کرتے ھیں -

مایا : دیکھو برھم -

من . دل ؛ عضو خیال -

منہت : گوسائیوں 'بیراگیوں وغیرہ کے فرقے کا صدر؛ پنڈتوں اور پرھیزگاروں میں ممتاز-

ماخذات

LIBRA
HYDERABA

بھکتا لل امرتا از مہیپتی
مرہٹی سرسوت (تاریخ ادب مرہٹی)
ایکناتھہ چرتر از پانگارکر
اورنگ آباد گزیٹیر
بھانوداس از ڈاکٹر جے - ای - ایبٹ
ایکناتھہ " " " "
بھگشو گیتا مترجمہ " " " " "
مرہٹی زبان پر فارسی کا اثر از مخدومی مولوی عبدالحق صاحب
سامز آف دی مراٹھا سینٹس از میکنیکل
لایف اینڈ ٹیچنگز آف تکارام جے ' ایف ' ایڈورڈس -

مرہٹی زبان میں ایکناتھہ کی کئی سوانح عمریاں لکھی گئی ھیں ان سے بھی ہم نے مدد لی ھے - بھانوداس با جاگیردار جن کا ذکر تمہید میں ہم نے کیا ھے ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ھیں انہوں نے اپنی خاندانی اسناد اور روایات کی بناء پر بہت سی باتیں بتائی ھیں - یہ کتاب چھپ رہی تھی کہ ولبر سٹون ڈیملگ پی ایچ ' ڈی - کی کتاب ایکناتھہ ہماری نظر سے گذری - اس سے بھی ہم نے کہیں کہیں مدد لی ھیں —

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد کی تازہ ترین مطبوعات

تذکرہ ریختہ گویاں - ابتدا سے لے کر احمد شاہ بادشاہ دھلی کے عہد تک کے قدیم شعرا کا تذکرہ - مولفہ فتح علی حسینی گردیزی (سنہ ۱۱۶۶ ھ) - مرتبہ مع مقدمۂ مولوی عبدالحق صاحب مجلد سوا روپیہ

مخزن شعرا - گجرات کے شاعروں کا تذکرہ جس کو ۱۲۶۸ ھ میں غالب کے ایک ہم عصر قاضی نورالدین حسین بھروچی نے لکھا تھا - مولوی عبدالحق صاحب نے مرتب کر کے ایک دلچسپ مقدمہ بھی تحریر فرمایا ھے - مجلد سوا روپیہ

مرھٹی زبان پر فارسی کا اثر - نوشتۂ مولوی عبدالحق صاحب

اردو ابتدائی نشوونما میں صوفیاے کرام کا کام - نوشتۂ مولوی صاحب عبدالحق غیر مجلد آٹھ آنے

تذکرۂ ھندی - مولفۂ مصحفی ' جس میں ابتدا سے لے کر شاہ عالم کے زمانے تک کے شعرا کا تذکرہ ھے اور ان کے کلام کا نہایت عمدہ انتخاب بھی درج کیا ھے - مرتبہ مولوی عبدالحق صاحب - غیر مجلد ایک روپے دس آنے مجلد دو روپے

ریاض الفصحا - یہ مصحفی کے ہم عصر شعرا کا تذکرہ ھے - غیر مجلد دو روپے مجلد دو روپے آٹھ آنے

عقد ثریا - مولفۂ مصحفی یہ ان فارسی گو شعرا کا تذکرہ ھے جو ھندوستانی تھے یا جنھوں نے ھندوستان میں بود و باش اختیار کرلی تھی - غیر مجلد بارہ آنے مجلد ایک روپے دو آنے

مطبوعۂ مطبع انجمن ترقی اردو
اورنگ آباد دکن